بدر قادیان

The Weekly Badr Qadian

جلد ۲۰ — شمارہ ۴۰

خورشید احمد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
بیرونی ۲۰ روپے
پرچہ ۲۵ پیسے

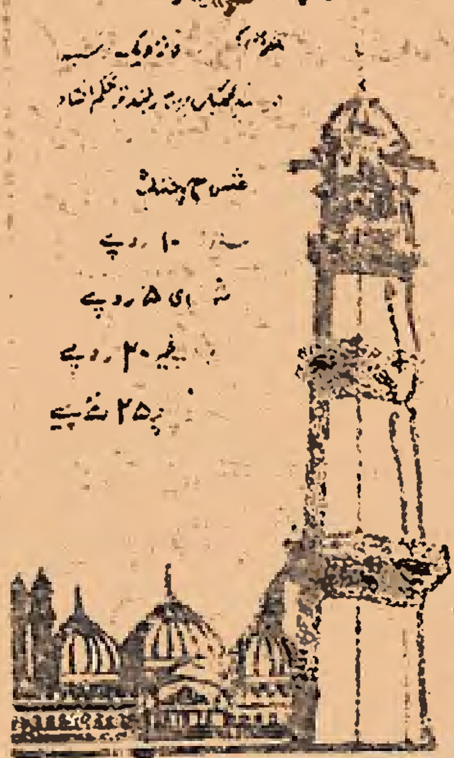

اخبار احمدیہ

قادیان۔ ۴ر اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ربوہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور بتاریخ ۲۶ر تبوک بخیر و عافیت اسلام آباد سے ربوہ مراجعت فرما ہو گئے ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق ۲۸ر تبوک کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ —— امروہہ میں اُتر پردیش کی سالانہ احمدیہ کانفرنس ۷-۸ر اکتوبر کو منعقد ہو رہی ہے جس میں محترم صاحبزادہ صاحب اور قادیان سے کافی دوست شریک ہونے کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر طرح کامیاب فرمائے اور سب کو بخیریت بامراد واپس لائے آمین۔

○

۱۶ر شعبان ۱۳۹۱ ہجری — ۷ر اخاء ۱۳۵۰ ہش — ۷ر اکتوبر ۱۹۷۱ء

خدام الاحمدیہ ماریشس کا سالانہ تربیتی کیمپ

دینی اور تعلیمی ماحول۔ علمی اور ورزشی مقابلے۔ وقارِ عمل کی ٹریننگ

فرانسیسی سفیر اور دیگر سفارتخانوں کے نمائندوں کی کیمپ میں تشریف آوری

(مرتبہ مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور شاہد مبلغ اسلام۔ ماریشس)

مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس کے نوجوانوں کی روحانی و جسمانی تعلیم و تربیت کے لئے ہمارا سالانہ اجتماع۔ تربیتی کیمپ ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ساحلِ سمندر پر منعقد ہونے والے اس تربیتی کیمپ کے ذریعہ نوجوانوں کو نہ صرف جسمانی ورزش اور پُر مشقت زندگی گزارنے ہی کی مشق کا موقعہ مہیا ہوتا ہے۔ بلکہ انہیں اطاعتِ نظامِ جماعت۔ باہمی محبت۔ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت اور عبادت میں باقاعدگی کے قیمتی اسباق بھی دئے جاتے ہیں۔

امسال بھی اپنی روایات کے مطابق ہمارا سالانہ تربیتی کیمپ مقام "موشوازی" ۱۶ر اگست تا ۲۲ر اگست منعقد ہوا۔ اس کیمپ کو کامیاب بنانے اور اس میں زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو شامل کرنے کے لئے پہلے سے ہی ایک ورکنگ کمیٹی بنائی گئی۔ اور ممبران کو مختلف شعبوں کا کام سپرد کیا گیا۔ اپنے جماعتی اخبار Le Message میں کیمپنگ کا پروگرام شائع کیا گیا۔ اسی طرح ملک کے تین اخباروں میں بھی کیمپ کے انعقاد کا اعلان کیا گیا۔ اور نوجوانوں کو اس دلچسپ کیمپ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔

چند روز قبل کیمپ وارڈن نے ایک وفد کی معیت میں مختلف جماعتوں کا دورہ کیا۔ چنانچہ احباب جماعت نے بہت سے عطایا اس تربیتی کیمپ کے لئے دیئے۔

تاریخ مقررہ پر سب نوجوان رضاکارانہ طور پر پیش کی گئی کاروں میں "موشوازی" پہنچ گئے۔ موشوازی سمندر کا ایک نہایت خوبصورت ساحل ہے۔ جہاں قطار در قطار بہت سے Filao کے درختوں نے اس کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ منزل پر پہنچ کر خدام اپنے خیمے نصب کرنے میں مصروف ہو گئے۔ بعد ازیں ممبران کو گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ کیمپ وارڈن نے سب نوجوانوں اور اطفال کو مختلف ہدایات اور بعض دیگر بنیادی اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد پہلے سے مرتبہ پروگرام کا آغاز ہو گیا۔

اس ہفتہ میں خدام و اطفال نے بہت کچھ سیکھا۔ اور بہت کچھ حاصل کیا۔ وہ ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور ان کے باہم ملنے کے نتیجہ میں احمدیت کی رُوح نے ترقی کی۔

ٹریننگ کیمپ کے بعض اہم پہلو

(۱) **نماز باجماعت**۔ اس عرصہ میں سب خدام اور اطفال بڑے شوق کے ساتھ باقاعدہ نماز باجماعت ادا کرتے رہے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد خاکسار خدام کو مسائلِ نماز سکھاتا اور ان کے سوالات کے جوابات دیتا۔

(۲) **درسِ قرآن و حدیث**۔ ہر روز نماز فجر کے بعد باقاعدہ قرآن پاک اور حدیث کا درس دیا جاتا۔ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مشنری انچارج کلام پاک کا درس دیتے رہے۔ اور اس کے بعد خاکسار حدیث کا درس دیتا۔ ان درسوں میں ممبران کو مندرجہ ذیل امور سکھائے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم۔ خدمتِ اسلام کی اہمیت۔ آدابِ مجالس۔ والدین کے حقوق اور ان سے حسنِ سلوک۔ اطاعت نظامِ جماعت۔ نظم و ضبط۔

(۳) **علمی مقابلے**۔ اس کیمپ میں خدام کا ذہنی اور سائنسی علم بڑھانے کے لئے مختلف پروگرام بنائے گئے۔ چنانچہ دن اور رات کے دو اجلاسوں کے مختلف مقابلہ جات میں خدام نے حصہ لیا۔ نظم۔ تلاوت اور تقاریر کے مقابلے منعقد ہوتے۔ علاوہ ازیں معلوماتِ عامہ کے پروگرام میں بھی خدام نے بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔ اس تربیتی پروگرام میں ایک یوتھ لیڈر مسٹر ہاری ساہی تاوتی نے بھی "ماریشس کے نوجوان" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد نوجوانوں

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

تاریخ ہائے انعقاد ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) { ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء }

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے ۸۰ ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح ۱۳۵۰ ہش بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۱ء رکھی گئی ہیں۔ جملہ عہدیدارانِ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے سب دوستوں کو جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں سے مطلع کیا جائے تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں مقررہ تاریخوں میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کر کے اس مقدس اور روحانی عظیم الشان اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ر اخاء ۱۳۵۰ ہش

عزمِ مومنانہ اور اہلِ حق

اخبار الجمعیۃ دہلی کے جمعہ ایڈیشن مجریہ ۲۴ر ستمبر ۱۹۷۱ء میں بعنوان "عبرت کے لئے" مفصلۂ ذیل نوٹ شائع ہوا ہے :-

"۱۹۶۴ء میں گورنر مغربی پاکستان نے مرزا غلام احمد کے پمفلٹ موسومہ "ایک غلطی کا ازالہ" ضبط کر لیا تو قادیانی گروہ کے ترجمان نے تجویز کیا کہ "اگر گورنر مغربی پاکستان اس پمفلٹ کی ضبطی کا حکم واپس نہ لیں، تو قادیانی نوجوان فوراً عزم کر لیں کہ وہ اس پورے رسالہ کو من و عن زبانی حفظ کر لیں گے۔ ساڑھے چار ہزار الفاظ کے اس رسالہ کا زبانی یاد کر لینا اور سینہ بہ سینہ منتقل کرتے چلے جانا کچھ بھی مشکل نہیں"۔

(الفرقان ربوہ، جولائی ۱۹۶۴ء)

اگرچہ اس کی نوبت ہی نہیں آئی اور حکومت مغربی پاکستان نے جلدی ضبطی کے حکم کو واپس نہ لیا مگر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اہلِ باطل کے اندر اپنے مقاصد کے لئے کتنا عزم ہے۔ اس کے مقابلہ میں اہلِ حق کو موازنہ کرکے دیکھنا چاہیئے کہ اپنے مقاصد کے لئے ان کے عزائم کا کیا حال ہے"۔ (صفحہ ۵)

جماعتِ احمدیہ کے جس عزم و ہمت کو دیکھ کر باوجود مخالفت کے معاصر الجمعیۃ خراجِ تحسین ادا کرنے پر مجبور ہوا ہے، یہ تو جماعت کے ایسے عظیم کردار کی صرف ایک جھلک ہے ورنہ جماعت کی اسّی سالہ تاریخ ایسے زبردست عزائم اور ٹھوس کردار سے بھری پڑی ہے۔ اس کا ایک ایک موقعہ مومنانہ عزم کی قوّت و شوکت کی منہ بولتی تصویر ہے۔

جہاں تک مخصوص طور پر محولہ بالا واقعہ کا تعلق ہے یہ تو اُس امام ہمام کے دَورِ خلافت کا ہے جسے الہامِ الٰہی میں اُولوالعزم قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کامیاب ۵۲ سالہ دورِ خلافت میں صدہا مواقع ایسے بھی آئے جب آپؓ کی اولوالعزمی نکھر کر سامنے آتی رہی۔ اور ایک دُنیا نے بچشمِ خود ان کا مشاہدہ کیا۔ اس لئے آپؓ کے مخلص فدائیوں کے عزم و ہمت کا زیرِ نظر شاندار نمونہ ایک طرف اس امام ہمام کی اولوالعزمی ہی کا پرتو ہے، تو دوسری طرف معاصر الجمعیۃ کا اس پر خراجِ تحسین ادا کرنا اُس الہامِ الٰہی کی صداقت کا زندہ ثبوت بھی ہے جس میں حضرت امامِ ہمام رضؓ کی پیدائش سے بھی پہلے بطور بشارت خبر دی گئی تھی :-

"وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا"۔

(سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۷)

سچا عزم بجائے خود ایک بڑی قوت ہے اور جن افراد میں پایا جائے اُن کی قومی قوّت و شوکت میں کلام نہیں۔ عربی زبان میں محاورہ ہے کہ اِذَا صَدَقَ الْعَزْمُ وَضَحَ السَّبِیْلُ اور اس کا ترجمہ انگریزی میں اس طرح ملتا ہے کہ "Where there is will there is a way." مطلب یہ کہ عزمِ صمیم کے سامنے مشکل سے مشکل وقت میں رستہ خود بخود بنتا چلا جاتا ہے۔ اِس سے دل میں جرأت اور پاؤں میں ثابت قدمی پیدا ہوتی ہے۔ اور انسانی قویٰ بڑی سے بڑی مہم کو سر کرنے کے قابل بن جاتے ہیں۔

عزم کی عظیم قوت و شوکت اس سے ظاہر ہے کہ قرآن پاک میں جلیل القدر انبیاء کو اس صفت کا موصوف قرار دیتے ہوئے مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو انہی صلحاء کے نمونہ پر عمل کرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ سورت احقاف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (آیت ۳۶)

پس اے نبی تو بھی اسی طرح صبر کر جس طرح پختہ ارادے والے رسول تجھ سے پہلے صبر کر چکے ہیں۔

کسی قوم یا فرد کے اندر عزم کا پایا جانا نہ صرف قابلِ تعریف امر ہے بلکہ صاحبِ عزم کی عظمتِ شان کی بھی واضح علامت ہے۔ اور جس صورت میں کہ اِس صفت کو انبیاءِ کرام کی طرف بھی خاص طور پر منسوب کیا گیا ہے تبھی اہلِ حق کا اِس صفت سے متصف ہونا اُن کے مؤثر کردار کی امتیازی شان ہے۔ اس کے برعکس اہلِ باطل اِس نعمت سے محروم اور بے نصیب ہوتے چلے جاتے ہیں۔

قرآن کریم میں عزم بطور اسم پانچ مقامات پر وارد ہوا ہے۔ اور سوائے سورت طٰہٰ آیت ۱۱۴ کے ایک مقام کے جہاں سرے سے عزم کی نفی کی گئی ہے دیگر چار مقامات میں سے ایک مقام سورتِ احقاف کا تو ابھی بیان ہو چکا ہے۔ باقی تین مقامات میں ان الفاظ میں ذکر آیا ہے :-

(۱) سب سے پہلے سورت آل عمران میں آیت ۱۸۷ میں مومنین پر ابتلاؤں کے دَور اور شدائد و مشکلات کے حالات آنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ :-

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا فَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۔

(۲) دوسرے سورت لقمان میں جہاں حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (آیت ۱۸)

(۳) اور تیسرے نمبر پر سورت شوریٰ میں اس طرح فرمایا گیا ہے :-

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (آیت ۴۴)

جس شخص نے صبر کیا اور معاف کیا تو اس کا یہ کام بڑی ہمت والے کاموں میں سے ہے۔

اِن چاروں مقامات میں جو عجیب بات سب جگہ مشترک نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ عزم سے کام لینے کی تلقین سے پہلے صبر کا ذکر ضرور آیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عزم کا صبر کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ صبر وہ بنیادی پتھر ہے جس پر عزم کی عظیم القدر عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ مکروہات و شدائد کے طوفانوں میں صبر کا دامن تھامے رکھنا ایسے عزم کی علامت ہے جو اپنے اندر عظیم قوت اور غیر معمولی شوکت رکھتا ہے۔ پھر سورت احقاف میں جہاں عزم و ہمت سے کام لینا انبیاء کا خصوصی کردار قرار دیا گیا ہے، اس طریق کو اپنانے کا سبھی مومنوں کو حکم دیا گیا ہے۔ اور اگرچہ اس میں اوّل مخاطب مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ لیکن آپؐ کی متابعت میں آپ کے سارے اُمتی بھی مخاطب ہیں۔

باقی کے تین مقامات میں بمطابق ترکیب "المسجد الجامع" عزم کو الامور کا مضاف بنایا گیا ہے جس کے معنے "الامور المعزومۃ" کے ہیں۔ یعنی ہر قسم کے ابتلاؤں اور مخالفانہ حالات کے وقت حق و صداقت پر قائم رہنا اور صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھانا ایسی باتوں میں سے ہے جن کے لئے اُس طرح کمرِ ہمّت کسنی پڑتی ہے جس طرح صاحبِ عزم انبیاء نے نمونہ دکھایا۔

مذکورہ قرآنی آیاتِ کریمہ کے اس پسِ منظر میں ایک بار پھر آپ الجمعیۃ کا نوٹ مطالعہ فرمائیں۔ اور دیکھیں کہ شذرہ نویس اپنے ہم خیالوں کو موازنہ کی دعوت دیتے ہوئے انہیں اہلِ حق کہنے اور جماعتِ احمدیہ کو اہلِ باطل کے نام سے پکارنے میں کس طرح لغزش کھا گیا ہے۔ حالانکہ مثالی صبر کا نمونہ جن حالات میں برگزیدہ افراد کو کرنا پڑتا ہے۔ وہ تو واضح رنگ میں جماعت احمدیہ پر آتے ہیں۔ اور جماعت بھی صبر کے ساتھ عزم کا مثالی نمونہ پیش کرتی ہے۔ جس کا شذرہ نویس خود معترف ہے۔ پھر احمدی لوگ "اہلِ باطل" کیوں کر بن گئے۔ اس پر سنجیدگی اور متانت سے غور کیا جانا چاہیئے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپکا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

○

زکوٰۃ کی ادائیگی تزکیۂ نفس کرتی اور اموال کو بڑھاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

دو نکاحوں کا اعلان۔ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں، اہم ارشادات

(مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے)

اسلام آباد ۱۰ راتبوک ہش ۱۳۵۰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

پچھلے چند دنوں میں حضرت اقدس ایدہ اللہ الودود عموماً ہر روز احباب کو صبح اور شام انفرادی اور اجتماعی طور پر ملاقات سے بہرہ ور اور اپنے زریں ارشادات سے مستفید فرماتے رہے۔ مورخہ ۵ راتبوک بروز اتوار حضور ایدہ اللہ بنصرہ سے انفرادی طور پر ملاقات کا شرف حاصل کرنے والوں میں مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مشنری ڈاکٹر کانو نائیجیریا بھی شامل تھے۔

ایک نکاح کا اعلان

اگلے روز بھی حضور نے کئی احباب سے انفرادی ملاقات کرنے کے علاوہ ایک نکاح کا بھی اعلان فرمایا۔ یہ نکاح عزیزہ راشدہ صاحبہ بنت مکرم و محترم چوہدری نور محمد خاں صاحب سٹیشن ماسٹر ساہیوال کا محترم چوہدری محمد عبد الرشید صاحب لندن ابن مکرم و محترم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم و مغفور کے ساتھ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ دولہا صاحب پاکستان کے سائنسی مشیر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اس موقعہ پر حضور نے اپنے مختصر خطبہ نکاح میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں توازن کا اصول جاری فرمایا ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات بھی اسی صورت میں خوشگوار رہ سکتے ہیں کہ ان کی زندگی متوازن ہو۔ فرمایا ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے خیر و برکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ حضور نے ازراہِ شفقت دلہن کے لئے تفسیر صغیر کی ایک جلد اپنے دستخطوں اور دعائیہ نوٹ کے ساتھ تحفۃً مرحمت فرمائی۔

شام ساڑھے چھ بجے حضرت اقدس باہر لان میں تشریف لاتے تمام حاضرین سے مصافحہ فرمایا اور پھر نصف گھنٹہ تک احباب کی رونق افروز رہے۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جغرافیہ اور اس کے مختلف اجزاء کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ برادرم مکرم سید عبد الحی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ بھی موجود تھے۔ حضور نے انہیں جغرافیہ کے بارے میں بعض معلومات فراہم کرنے کا ارشاد فرمایا۔

تحریر کا رواج کیونکر پڑا

حضور نے فرمایا جغرافیہ تو عربی کا نام ہے۔ مختلف ملکوں میں اسے مختلف نام سے یاد کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی زبان کا اصل انحصار تحریر پر نہیں بلکہ وہ صوتی (آواز) ہے جو مختلف ملکوں میں مختلف حروف یا الفاظ کی شکل میں بدل جاتی ہے۔ فرمایا آواز تو اصل ہے آواز ہی لہریں پیدا کرتی ہیں۔ انسان نے لہروں کے نقوش کو حروف یا الفاظ کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔ چنانچہ کسی حرف یا لفظ کی تھوڑی سی آواز کے فرق سے دوسری زبان میں اس تحریر کی شکل بالکل بدل جاتی ہے۔ فرمایا پہلے تو دنیا کا کام اکثر بغیر پڑھے لکھے چلتا تھا۔ تحریر کی ضرورت بعد میں اس واسطے پڑی کہ انسان نے اپنی زبان کا اعتبار کھو دیا اسلئے یادداشت کے طور پر لکھنے لکھانے کا رواج چل نکلا۔ پھر کیا انشاء پرداز یاں اور لفظی موشگافیاں شروع ہو گئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے کتابوں اور رسالوں کے طومار لگ گئے جن میں ہر قسم کا رطب و یابس بھی شامل ہو گیا۔ ہمارے ایک شاعر جو بیچارے ساری عمر یہ کہتے رہے

ع وگرنہ شہرہ میں غالب کی آبرو کیا ہے

رب جو اُٹھتا ہے ان کے شاعرانہ کلام پہ خامہ فرسائی کی ہے سینکڑوں صفحات سیاہ کر ڈالتا ہے۔ دنیا چاند پر پہنچ گئی وہ کائنات کے سربستہ راز معلوم کرنے کے لئے روز و شب منہمک ہے تسخیر کائنات کے اس دور میں یہاں نقطہ انشا پہ دانشوروں کے جوہر دکھانا اور صرف ہو رہا ہے ...

میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا ذہنی عیاشی تو کہلا سکتا ہے ملک و ملت کی تعمیر و ترقی میں ممد و معاون نہیں بن سکتا۔

تحریر کے بعض ضرر رساں پہلو

سیدنا حضرت اقدس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا تحریر و تصنیف کے بے شمار فائدے ہیں۔ مختلف اور بیش بہا علوم و فنون کتابوں میں محفوظ ہیں۔ جن کی ضرورت اور افادیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر میں اس وقت تحریر کے ان پہلوؤں کا ذکر کر رہا ہوں جو انسانی دماغ کو پراگندہ اور خیالات کو منتشر کر دیتے ہیں۔ فرمایا عیسائی پادریوں اور مستشرقین کی دل خراش کتب اور جگر پاش تحریرات اسی ذیل میں آتی ہیں۔ جن میں اسلام کی عظمت اور حقانیت پر خشک منطقی اور سوفسطائی دلیلوں کے ساتھ پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فرمایا کسی تحریر کے اندرونی تضاد کا فقدان اس کی صحت کی دلیل نہیں ہوتا ورنہ دنیا میں کہانیوں اور افسانوں کی کمی نہیں پھر تو انہیں بھی سچا ماننا پڑے گا۔ اس صورت میں زیادہ سے زیادہ کہا جا سکتا ہے کہ لکھنے والے کا دماغ اچھا ہے۔ اس نے الفاظ کا تانا بانا بننے میں بڑی ہوشیاری دکھائی ہے۔ مگر یہ عقلی شعبدہ بازی خود اپنی ذات میں اس لئے بھی بے معنی ہے کہ ع عقل خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو۔

سیدنا حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا احمدیوں کی زبان اتنی پختہ، قول اتنا ثابت اور بات اتنی پکی ہونی چاہیئے کہ تحریر کی بالعموم ضرورت ہی نہ پڑے۔ البتہ معاملات کی بعض صورتوں میں قرآنی حکم کے مطابق تحریر لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر اس میں بھی بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ فرمایا ہمیں دنیا میں بنی نوع انسان کی خدمت اور اسلام کی اشاعت کا زبردست مرحلہ درپیش ہے ہمیں چاہیئے کہ پہلے اپنی اصلاح کریں تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس زبردست مہم کو سر کرنے کی کما حقہٗ توفیق عطا فرمائے۔

مورخہ ۷ راتبوک۔ آج شام بھی شمع خلافت کے پروانوں کا خاصا ہجوم تھا۔ احباب اپنے پیارے آقا کی دید و ملاقات کے لئے دور و نزدیک سے کثرت سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور ازراہِ شفقت ساڑھے چھ بجے شام باہر لان میں تشریف لائے اور جملہ احباب سے مصافحہ فرمایا۔ اور پھر قریباً پون گھنٹہ تک احباب کو اپنے روح پرور ارشادات سے محظوظ و مستفید فرماتے رہے۔ حضور کی ایمان افروز مجلس علم و عرفان میں مقامی احباب کے علاوہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال۔ استاذی المکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ اور مکرم میاں عبد الرحیم صاحب ایم۔ اے درویش برادرم مکرم مسعود احمد صاحب مبلغ فرانکفورٹ (جرمنی) بھی موجود تھے۔

جغرافیہ اور اس کے حیرت افزا اثرات کے بارے میں آج بھی ذکر ہوتا رہا۔ ایک دوست نے اپنی ہمشیرہ کی کمزور نظر کے لئے حضور سے دعا اور دوا کی درخواست کی تھی سیدنا حضور ایدہ اللہ نے فرمایا

معاشرہ میں عورت کا حصہ

معاشرہ کی اصلاح جتنا حصہ مرد کا ہے اتنا ہی عورت کا ہے۔ مرد اور عورت اپنی اپنی ذمہ داریوں کو صرف اسی صورت میں کما حقہٗ ادا کر سکتے ہیں کہ وہ صحت مند ہوں۔ اگر گھر میں عورت ہمیشہ بیمار پڑی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نصف معاشرہ مفلوج ہو گیا۔ اسلئے عورت خواہ ماں ہو یا بیٹی ہو یا بہن ہو اس کا صحت مند ہونا بھی ضروری ہے۔ فرمایا شادی شدہ عورتوں کی بیماری اور کمزوری کی ایک وجہ بالعموم یہ ہوتی ہے کہ ان کے بچوں کے درمیان وقفہ بہت کم ہوتا ہے۔ اس سے نہ صرف گوناگوں معاشی الجھنیں اور تربیتی مسائل جنم لیتے ہیں بلکہ انسانی معاشرہ مجموعی طور پر بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ فرمایا اس بارے میں بھی اللہ تعالیٰ

نے قرآن کریم میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حملہ وفصالہ ثلثون شہرا اور ایک دوسری جگہ فرماتا ہے حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ۔ قرآن کریم کے ان حکیمانہ ارشادات کو ملا کر دیکھیں تو پتہ لگتا ہے کہ دراصل یہی اصول، ہدایت صحت مند اور خوشحال معاشرے کی ضامن ہے۔ ایک دوست نے عرض کیا میری نظر کمزور ہوگئی ہے۔ حضور دعا کریں۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔

انسانی جسم میں آنکھ کی اہمیت

آنکھ ہمارے جسم کا ایک باریک اور نازک حصہ ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی شان اندر شان پنہاں ہے۔ فرمایا ہم آنکھوں سے سامنے کی چیز دیکھتے ہیں اور پھر آنکھیں اس کا عکس فوراً دماغ تک پہنچا دیتی ہیں۔ اس سے بھی بڑی شان اللہ تعالیٰ کی یہ ہے کہ اس نے ہماری غذا میں وہ ذرّے بعض اجزاء پیدا کر دیئے ہیں جو ہمارے جسم کے مختلف اعضاء کا حصہ بنتے رہتے ہیں۔ مثلاً جو ذرّہ آنکھ کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ ہمارے جسم میں اور کہیں نہیں جاتا صرف آنکھ کا حصہ بنتا ہے اور پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس نے جسم کے اندر ایک ایسا نظام قائم کر دیا ہے کہ جس کی بدولت پانچ سال کے عرصہ میں انسانی جسم کے ہر عضو کے ذرات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ کی ان قدرتوں پر نظر ڈالے تو وہ حیران رہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کی کوئی حد و بست نہیں نہ ہی ان کی گہرائی کا پتہ لگتا ہے نہ ان کے پھیلاؤ کا پتہ لگتا ہے اور نہ ان کی بلندیوں کا پتہ لگتا ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

ضعف بصر اور سونف

حضور نے فرمایا۔ اذا مرضت کی حقیقت سے کسی کو مجال انکار نہیں۔ انسانی بیماریوں میں سے آشوب اور ضعف چشم کی بہت سی وجوہات ہیں سے ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ جسم کا وہ نظام جو آنکھوں کی مرمت پر لگا ہوتا ہے اس میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے علاج کے طور پر بعض چیزوں میں شفا رکھی ہے۔ مثلاً سونف آنکھوں کے لئے بڑی مفید ہے۔ اسے خوب اچھی طرح سے پیس کر اس میں برابر مقدار میں چینی ملا کر کھانے کے بعد استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ بخش ہے۔ مغربی افریقہ میں واقفین ڈاکٹروں اور ٹیچروں کی تعریفوں کا بھی ذکر فرمایا۔

سیرالیون میں ایک اور مسجد کی تعمیر

کیمنا سیرالیون میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کے لئے ایک چیف (سردار) نے زمین دی تھی جب اس پر مسجد تعمیر ہونے لگی تو بعض لوگوں نے شور مچا دیا۔ معاملہ عدالت تک پہنچا۔ جب انہی حاکم کے سامنے مخالفین نے خلاف حقیقت باتیں بنائیں اور جماعت احمدیہ کو خانہ خدا کی تعمیر سے روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر جج پر ان کے دروغ بے فروغ کی حقیقت کھل گئی اس نے احمدیوں کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ چونکہ چیف احمدیوں کو دے چکا ہے اور سیرالیون کے دستور میں دی گئی مذہبی آزادی کی رُو سے ہر فرد اور جماعت کو اپنی مذہبی عبادت گاہ بنانے کا حق حاصل ہے اس لئے احمدیوں کو مسجد کی تعمیر سے روکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس مسجد کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اور تعمیر کا کام شروع ہے۔

قویٰ کی مکمل نشوونما انسان کا حق ہے

ایک دوست نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مختلف قویٰ دیئے ہیں ان کی مکمل نشوونما کے لئے جن وسائل کی ضرورت ہے وہ اس کا حق ہے۔ یہ استدلال قرآن کریم کی کس آیت سے کیا جاتا ہے۔ حضور نے بلند آواز سے الحمد للہ رب العلمین پڑھا اور فرمایا یہ استدلال ہم اسی آیہ کریمہ سے کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت تامہ کا کرشمہ ہے کہ انسان کی تمام قوتوں اور استعدادوں کی مکمل نشوونما کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ اس نے پیدا کیں اور اس پر اُس کا حکم تسلیم کیا ہے۔

مورخہ ۸ر تبوک احباب کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے جن میں مکرم محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور محترم چوہدری ریاض احمد صاحب قائد ضلع سرگودھا بھی شامل تھے۔ حضور رجب سوا پانچ بجے شام باہر لان میں تشریف لائے تو آپ نے ازراہِ شفقت سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ محترم قائد صاحب ضلع سرگودھا سے گھوڑوں کے متعلق دریافت کرنے کے بعد فرمایا۔

عربی گھوڑوں کی فضیلت

اگر ہمارے زمیندار بھائی توجہ کریں تو وہ بڑی آسانی سے گھوڑے رکھ سکتے ہیں انہیں زیادہ تردد نہیں کرنا پڑتا۔ دیسی گھوڑے اور عربی گھوڑے میں بھی فرق ہوتا ہے۔ عربی نسل کا گھوڑا اتنا کم خرچ جفاکش دلیر اور سادہ مزاج ہوتا ہے کہ تھوڑے سے سوکھے گھاس اور پانی پر گذارہ کر لیتا ہے۔ بایں ہمہ تیز روی اور پھرتی میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ یہ اس کی تیز خرامی اور مضبوطی کا کرشمہ ہے کہ ۲۲ گھنٹے میں ۷۰ میل کا فاصلہ لگاتار طے کر کے ایک نہایت اعلیٰ معیار قائم کر دیا۔ فرمایا میں احباب جماعت پر زور دے رہا ہوں کہ وہ عربی النسل گھوڑے رکھیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی گھوڑوں کی جو تعریف فرمائی ہے اور جس رنگ میں انہیں موجب برکت قرار دیا ہے۔ واقعات نے انہیں سچا کر دکھایا ہے۔ فرمایا یہ تو عیسائی محققین نے بھی تسلیم کیا ہے کہ عرب گھوڑوں کی افزائش نسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی مرہونِ منت ہے۔ آپ کی بعثت سے پہلے عرب میں عربی گھوڑا قریباً نایاب تھا۔ آپ کا ارشاد فرمانا تھا کہ صحابہ کرام نے آپ کے ارشاد پر عاشقانہ رنگ میں لبیک کہتے ہوئے کئی کئی گھوڑے رکھ لئے۔ فرمایا عربی گھوڑے کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ میدان جنگ میں بھی بڑی دلیری اور شاہستگی دکھاتا ہے۔ توپ تفنگ سے ڈرنے کا تو سوال ہی نہیں یہ تو عین معرکہ کارزار میں اپنی مخصوص اور خوبصورت چال میں ناز و تبختر سے دکھا رہا ہوتا ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا موجودہ زمانہ میں جنگ کی نوعیت بدل گئی ہے۔ اب ٹینک اور ایٹمی ہتھیاروں کا زمانہ ہے۔ حضور نے فرمایا اسلئے یہ کہنا کہ اب گھوڑوں کی ضرورت ہی نہیں رہی درست نہیں ہے۔ یہ اندازِ فکر صحیح نہیں ہے آپ نے دوسری جنگ عظیم اور ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے متعدد واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا ساری دنیا کے عظیم مدبروں اور جرنیلوں کی یہ متفقہ رائے ہے کہ جنگی اعتبار سے اصل چیز نہ گھوڑا ہے اور نہ ٹینک۔ یہ تو انسان کی قربانی کا وہ جذبہ اور شہیدوں کا وہ خون ہے جو جنگ میں مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔

ہر زمانہ میں گھوڑے کی افادیت مسلّم ہے

حضور نے فرمایا گھوڑے اور انسان کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے قرآن کریم نے یہ تو فرمایا واذا العشار عطلت کہ ایک زمانے میں جا کر اونٹنیوں کی ضرورت نہیں رہے گی۔ لیکن قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ گھوڑوں کی ضرورت نہیں رہے گی۔ بلکہ کئی جگہ ان کی تعریف بیان فرما کر بالواسطہ طور پر ان کی ضرورت کا احساس دلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو گھوڑوں کے متعلق یہاں تک فرمایا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی میں امت محمدیہ کے لئے قیامت تک برکت رکھی گئی ہے گھوڑے کی برکت کو قیامت تک ممتد فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی زمانہ ان کی ضرورت اور افادیت سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔

جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے زمانے کے بدلتے ہوئے حالات میں جماعت احمدیہ کی اہم ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا پچھلے دو سو سال کی انسانی تاریخ پر جب نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ یورپی اقوام نے آپس کی لڑائیوں کے باوجود آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے ایک اہم مقام حاصل کر لیا۔ امریکن بھی اپنی افتاد طبع اور اندازِ فکر کے اعتبار سے اسی زمرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک وقت میں ہر لحاظ سے دنیا کی لیڈر مثلاً نے آبادی کو تقسیم کر کے اپنے اپنے حلقہ ہائے اثر بنا لیا اور پھر یہ ایک دوسرے کو کوشش میں اپنے عروج کے لئے کوشاں رہے پہلی جنگ عظیم کے بعد ان کے مقابل ایک دوسری طاقت ابھری یہ کمیونزم کی طاقت تھی۔ اس نے بھی دنیا کے بعض حصوں پر اپنا قبضہ جما کر ایک بلاک کی شکل اختیار کر لی۔ اس طرح دنیا دو متحارب اور مخالف بلاک میں تقسیم ہوگئی ایک مغربی یا اتحادی بلاک کہلایا۔ اور دوسرا اشتراکی بلاک۔ یہ دونوں بلاک اپنی اپنی جگہ پر ترقی پذیر رہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد سیاسی اور اقتصادی اور سائنسی اعتبار سے ان کی ترقی اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ جب تک یہ دونوں بلاک اپنے نقطۂ عروج کی طرف حرکت کرتے رہے ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار رہے۔ یہاں تک کہ یہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اڑ جاتے اور ایک دوسرے کے خلاف لڑنے مارنے پر تل جاتے تھے مگر اب حالات نے جو نیا رُخ اختیار کیا ہے اس میں یہ بڑی متحارب طاقتیں Compromise کے اصول کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ اور آج ان کی باہمی مصالحت کو دیکھ کر دنیا حیران ہے۔ حضور نے فرمایا ان کی اتنی مخاصمت اور مخالفت کے باوجود ایک دوسرے کی طرف ان کا جھکاؤ در اصل مصلحتی کردار اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ انہوں نے جو ترقی کرنی تھی کر لی ہے۔ اب یہ اپنی ترقی اور اپنے اقتدار و استبداد کو سنبھالا دینے کے لئے مفاہمت پر مجبور ہو گئے ہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ ان کا تنزل شروع

ہو چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ ان دو بڑی طاقتوں نے دنیوی نقطۂ نگاہ سے بڑی ترقی کی ہے لیکن ہم مسلمانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ ہم ان سے زیادہ ترقی کریں گے۔ ہم ان سے زیادہ بلند ہوں گے۔ کیونکہ ان کی ترقی صرف دنیوی نقطۂ نگاہ سے تھی اسلام و احمدیت کی ترقی دینی اور دنیاوی دونوں نقطۂ نگاہ سے ہے۔ ہم نے ان سے انشاء اللہ آگے نکلنا ہے آثار اور قرائن اس کے مؤید ہیں یہ دو طاقتیں اپنے تمام تر دبدبہ اور شان و شوکت کے باوجود روبہ تنزل ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی منزل کی طرف بڑھنے اور نقطۂ عروج کی طرف اٹھنے لگے ہیں۔ ہم اپنی منزل پر کب پہنچیں گے اور نقطۂ عروج کو کب حاصل کریں گے۔ یہ ہماری پیہم قربانی و ایثار، مومنانہ صبر و ثبات، اور مخلصانہ جدوجہد پر منحصر ہے۔ حضور نے فرمایا:۔ احباب کا یہ فرض ہے کہ وہ ان بدلتے ہوئے حالات میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ ثابت قدمی اور اولوالعزمی سے حالات کا مقابلہ کریں۔ کسی قسم کی قربانی اور ایثار سے دریغ نہ کریں۔ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ اپنے فضل سے ہماری حقیر کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور تائیداتِ غیبیہ سے ہماری مدد فرمائے تا دینِ متینِ اسلام ایک بار پھر اپنی پوری آب و تاب اور شان و شوکت کے ساتھ ساری دنیا پر غالب آ جائے۔

مقامِ شکر

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک اور اس کے خوشکن نتائج کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ مقامِ شکر ہے کہ جماعت اپنی استطاعت سے بڑھ کر مالی و جانی قربانیاں دے رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور پیار سے ان قربانیوں کے توقع سے کہیں بڑھ کر زیادہ اچھے نتائج نکال رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس واسطے ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کا جو ہمیں شرف حاصل ہو رہا ہے، اس کا جو تعلق امداد کے رنگ میں، برکت کے رنگ میں، رحمت کے رنگ میں اور اچھے نتائج نکالنے کے رنگ میں ظاہر ہو رہا ہے اس میں ہم کمی نہ آنے دیں بلکہ اس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار میں فنا ہو کر خدائی صفات کے رنگ میں رنگین ہو جائیں۔ یہاں تک کہ دنیا ہمارے وجود میں اللہ تعالیٰ کے جمال اور اس کی تائیدات کا مشاہدہ کرنے لگ جائے ....

.... یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی تجلیات ہی ہیں جن سے مادیت اور دہریت کا سحر پاش پاش ہو جاتا ہے یہ الٰہی نشانات اور تائیداتِ سماویہ کا ایک ایسا سیل رواں ہے جس میں دہریت اور الحاد خس و خاشاک کی طرح بہہ نکلتا ہے

سیدنا حضرت اقدس کی یہ روح پرور اور ایمان افروز مجلسِ علم و عرفان پونے دو گھنٹے تک جاری رہی۔

مورخہ ۹ ر اکتوبر کو شام کے وقت جب حضور باہر تشریف لائے تو متعدد احباب نے جن میں محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد بھی شامل تھے آگے بڑھ کر حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ پھر حضور جب احباب میں تشریف فرما ہوئے تو محترم ورک صاحب نے مسجد احمدیہ اسلام آباد کا ایک خوبصورت ماڈل حضور کی خدمت بابرکت میں پیش کیا۔ حضور نے اسے بغور ملاحظہ فرمایا اور دیر تک مسجد کی مجوزہ عمارت اور اس کے متعلق بعض ضروری امور سے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔

ایک اور نکاح کا اعلان

حضور نے اس موقعہ پر ایک نکاح کا بھی اعلان فرمایا۔ یہ نکاح محترمہ شاہدہ مختار صاحبہ بنت مکرم و محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کا محترم چوہدری محمود احمد صاحب ورک ابن مکرم محترم چوہدری عبد الحق صاحب ورک، امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اپنے خطبہ نکاح میں ارشاد فرمایا ایسے خوشی کے مواقع پر ایک دوسرے کو تحفہ دینے کا رواج اور اسلام کی ایک پسندیدہ بابرکت سنت بھی ہے۔ سب سے اچھا تحفہ جو ایک انسان دوسرے انسان کو دے سکتا ہے وہ دعا کا تحفہ ہے اسلئے ہم سب دعا کریں گے کہ اس رشتہ کو اللہ تعالیٰ بہت بابرکت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس غرض کیلئے اور جس مقصد کی خاطر نوعِ انسانی کو قائم رکھنے کیلئے یہ سلسلہ جاری کیا ہے اس رشتہ سے بھی ایسی نسل پیدا ہو جو اللہ تعالیٰ کے مقصد کو پورا کرنے والی اور اس کی ناراضگی سے بچنے والی ہو۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

بھدرواہ کشمیر میں وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی کی آمد

(ادارہ)

جماعت احمدیہ بھدرواہ کی طرف سے اعلیٰ پیمانہ پر بک سٹال کا قیام

یہ اطلاع ملنے پر کہ وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی بھدرواہ تشریف لا رہی ہیں۔ مقامی جماعت کے سیکرٹری مال مکرم عبد الرحمن خان صاحب نے یہ تحریک کی کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بک سٹال قائم کیا جائے۔ چنانچہ اس اسکیم کو عملی رنگ میں پورا کرنے کے لئے مورخہ ۶ ر ستمبر کو مین بازار بھدرواہ میں ایک بک سٹال کھولا گیا۔ چونکہ مضافات کے لوگ ۶ ر ستمبر سے ہی کثیر تعداد میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ اس لئے لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کی غرض سے بک سٹال میں ایک لاؤڈ اسپیکر کا انتظام بھی کیا گیا۔ اس سلسلہ میں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ نے انتہائی خلوص اور دلچسپی سے کام کیا۔ مکرم ملک محمد اقبال صاحب۔ مکرم عبد الحق صاحب خاقی۔ برادرم عنایت اللہ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان اور خاکسار وقتاً فوقتاً مائک پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پر اثر اقتباسات اور اشعار پڑھ کر سناتے رہے۔ اور رہگذرنے والوں کو جماعتی لٹریچر حاصل کرنے کی دعوت دیتے رہے۔ جس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے۔ اور پہلے روز یعنی ۶ ر ستمبر کو ہی کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کرنے اور سینکڑوں لوگوں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۷ ر ستمبر کو شریمتی اندرا گاندھی وزیر اعظم ہند کے اعزاز میں گورنمنٹ کالج بھدرواہ میں جلسہ کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا تھا۔ لوگ صبح ہی سے کالج گراؤنڈ میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے اس موقعہ سے بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے فرداً فرداً کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔

اللہ تعالیٰ ان مساعی میں برکت ڈالے اور ان کے نیک و مفید نتائج برآمد کرے۔ آمین۔

خاکسار
محمد عمر تیماپوری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

پناہ گزینوں کی امداد کیلئے جماعت احمدیہ کا تعاون

مشرقی پاکستان سے غیر معمولی حالات میں پناہ گزین اس وقت بھارت میں آ چکے ہیں۔ ان کی امداد کا مسئلہ اخلاقی طور پر اور انسانی ہمدردی کے پیشِ نظر قابلِ توجہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی یہ روایات ہیں کہ ایسے مواقع پر وہ اپنے وسائل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی ہمت کے مطابق حکومت کا ہاتھ بٹاتی ہے۔

اس موقعہ پر بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے فیصلہ کیا ہے کہ کم از کم تین ہزار روپیہ کی امداد حکومت کے ریلیف فنڈ میں دی جائے۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اس غرض کے لئے ریلیف فنڈ کی مد میں رقوم ارسال فرمائیں تاکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی سابقہ روایات کے مطابق حکومت کو امدادی رقم بھجوا سکے۔

ایسی تمام رقوم "مد ریلیف فنڈ" میں مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرمائی جائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جماعت احمدیہ یاڑی پورہ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا ورود مسعود

(رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ یاڑی پورہ کشمیر)

استقبال مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۷۱ء کو ٹھیک شام ۱/۲-۵ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اور حضرت بیگم صاحبہ سلمہا یاڑی پورہ تشریف لائے۔ جماعت کے جملہ افراد قطاروں میں آپ کے استقبال کے لئے چشم براہ کھڑے تھے۔ آپ کی آمد پر اھلاً وسہلاً ومرحبا اور روحانی نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے جملہ احباب جماعت کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف بخشا اور احباب جماعت نے پھولوں کے ہار پہنائے۔

مصروفیات سفر کی تکان کے باوجود آپ نے احمدیہ مسجد یاڑی پورہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ بعدہٗ آپ نے ایک مختصر سے تربیتی خطاب میں فرمایا کہ دنیا والے کچھ پانگ بناتے ہیں اور پھر ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا پلان یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ پھر سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں بول بالا ہو اور اسلام ترقی کرے۔ یہ اس قادر وتوانا خدا کا اٹل فیصلہ ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے عملی نمونہ کو ٹھیک کریں۔ آخر میں موصوف نے خلافت کی اہمیت اور ان برکات کا ذکر کیا جو اس خدائی نعمت سے وابستہ رہنے کی صورت میں ہی میسر آسکتی ہیں۔ دعا کے بعد یہ روحانی مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ جماعتی طور پر آپ کے قیام و طعام کا انتظام مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک نے گھر میں کیا گیا تھا۔ دوسرے روز آپ ناشتہ سے فارغ ہوکر جماعت احمدیہ زنمدر و کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں سے فارغ ہوکر جماعت احمدیہ چک ایمرچھ تشریف لے گئے۔ دوپہر کا کھانا آپ نے یہاں پر ہی تناول فرمایا۔ اور پھر احباب جماعت کے درمیان تشریف فرما ہوکر مختلف رنگوں میں انہیں مخاطب فرماتے رہے۔ اسی روز حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی زیر صدارت یہاں کی مستورات کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔

یاڑی پورہ کا جلسہ عام مغرب وعشاء کی نمازیں [illegible] جمع کی گئیں۔ نماز [illegible] جماعت کے بعد جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کے زیر اہتمام اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ عام کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اور جلسہ گاہ کو برقی قمقموں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اس جلسہ کی ایڈورٹائزمنٹ کے لئے صبح سے بازاروں اور گلیوں میں موٹے موٹے حروف میں پوسٹر لکھ کر چسپاں کئے گئے تھے۔ اور کم و بیش ایک صد غیر از جماعت احباب کو اس جلسہ میں شرکت کے لئے دعوتی کارڈ تقسیم کئے گئے تھے۔ چنانچہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب نے شرکت فرمائی اور آخر تک ہمہ تن گوش ہوکر پروگرام سماعت کیا۔ اسی سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ یاڑی پورہ نے بہت تعاون کیا۔ جلسہ کی کارروائی ٹھیک پونے آٹھ بجے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے مکرم راجہ اعجاز خاں صاحب ابن مکرم راجہ بشیر احمد خاں صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل نے تلاوت قرآن پاک اور مکرم مبارک احمد صاحب ظفر اور خاکسار نے نظمیں پڑھیں۔ بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ نے حاضرین جلسہ سے پُر معارف خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا ایک زمانہ تھا جبکہ اسلام بالکل کسمپرسی کی حالت میں تھا۔ سیدنا ومولیٰ احمد مجتبیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے انگلیوں پر گنے جاتے تھے۔ پھر وہ وقت بھی آیا جب مسلمان باوجود اپنی بے بضاعتی کے غالب و فتح یاب ہوگئے۔ لیکن آج جبکہ دنیا میں ۷۰ کروڑ مسلمان ہیں۔ اور بڑی بڑی سلطنتوں کے وارث ہیں۔ وہ ہر لحاظ سے پسپا ہو رہے ہیں۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ہم منبع نور سے دور جا پڑے ہیں۔ اس دوری کو مٹانے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود کو قادیان میں مبعوث فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے نہایت ہی دلکش انداز میں وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو واضح فرمایا۔ اور مسلمانوں کو ٹھنڈے دل سے ان پر غور کرنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں آپ نے دعا کرائی اور رات کے ایک بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد آپ عشائیہ تک ....

یاڑی پورہ کے ایک غیر مبائع دوست مکرم محمد یوسف صاحب تاجر کی دعوت پر ان کے ہاں بعض جماعت کے دوستوں کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپسی پر احمدیہ مشن ہاؤس یاڑی پورہ میں تشریف لائے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ یاڑی پورہ کی مساعیانہ کارکردگی کا سرسری معائنہ فرماکر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور بعض زریں نصائح سے نوازا۔ اسی دوران احمدیہ مسجد یاڑی پورہ میں محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کی زیر صدارت مستورات کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ ٹھیک شام پانچ بجے ایک لمبی دعا کے بعد محترم موصوف آسنور کے لئے روانہ ہوگئے۔ اور اس طرح دو یوم کا مختصر قیام بڑے ہی خوشگوار اور پُر مسرت ماحول میں گذرا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کو جماعت احمدیہ یاڑی پورہ اور چک ایمرچھ کے لئے ہر جہت سے ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی

جماعت احمدیہ رشی نگر میں تشریف آوری اور شاندار استقبال

(رپورٹ مرسلہ مکرم عبد الحی صاحب گنائی سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ رشی نگر)

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کشمیر کی مختلف جماعتوں کا دورہ کیا۔ آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کے خاتمے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف یاڑی پورہ سے ہوتے ہوئے آسنور کی طرف سے جماعت احمدیہ رشی نگر میں مورخہ ۱۷ ستمبر کی صبح کو ٹھیک دس بجے تشریف لائے۔ جماعت کے تقریباً سبھی مرد، عورتیں اور بچے دریائے ویشو کے کنارے آپ کے استقبال کے لئے منتظر تھے۔ جونہی حضرت صاحبزادہ صاحب نے رشی نگر میں قدم رکھا

اھلاً وسہلاً ومرحبا

کے نعروں سے ان کا پُر جوش استقبال کیا گیا۔ اور نعرہ ہائے تکبیر سے تمام فضا گونج اٹھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو جلوس کی صورت میں مسجد تک پہنچایا گیا جہاں ان کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ کسی قدر آرام فرماکر اور جماعت کے افراد سے ملاقات کے بعد ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمائی۔ جلسے کا آغاز ٹھیک ۱/۲-۲ بجے دن ہوا۔ مکرم عبد السلام صاحب گنائی سیکرٹری ضیافت کی تلاوت اور مکرم مبارک احمد صاحب بٹ کی نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے جماعت کو بہترین خطاب سے نوازا۔ اور خلافت کی برکات بیان فرماکر ان سے کما حقہٗ مستفیض ہونے کی تاکید فرمائی۔ اور جماعت میں مستحکم نظام بنانے کی تلقین فرمائی۔ جلسے میں کچھ غیر مسلم دوست بھی شریک تھے۔ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے۔ ساڑھے چار بجے شام یہ روحانی مجلس برخواست ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج برآمد کرے۔ آمین۔

سب دوستوں سے ملنے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب شام کے چھ بجے واپس آسنور اور کوریل کی جماعتوں میں تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کا یہ دورہ ہمارے لئے ہر جہت سے بابرکت ہو۔ آمین۔

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ منگلور کے مخلص احمدی مکرم ایم۔ کے یوسف صاحب مرحوم مورخہ ۸ اردفا (جولائی) ۱۳۵۰ ہش کو وفات پاکر اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصوف جماعت احمدیہ منگلور ضلع South Canara کے بھی سب سے پہلے اور مخلص احمدی تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد سے عرصہ دراز تک مختلف پریشانیوں اور تکالیف کا تختۂ مشق بنے حتیٰ کہ نوبت بائیکاٹ تک پہنچی۔ مگر مرحوم نے نہایت ثبات قدم اور صبر وتحمل کا نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

قسط نمبر (۱۲)

اسلام و مسیحیت

از محترم مولانا محمد ... صاحب قادیانی نائب ناظر ... و تصنیف قادیان

(۱۳) پادری صاحب موصوف نے ایک غلاف ... لکھی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی جو بدترین قسم کے مخالف مسیح ہوئے ہیں۔ اور ان کی ساری کتابیں سوائے تحفہ قیصریہ کے جس میں دنیوی مصلحت کی بنا پر یہ لکھ دیا کہ درحقیقت یسوع مسیح ... انہیں میں سے ہیں جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں ... اُن کاملوں میں سے ہیں جو تھوڑے ہیں۔ (ص۲۰) خداوند یسوع مسیح کی تکذیب و توہین سے بھری ہوئی ہیں وہ نہایت مبالغہ آمیز اور جھوٹ اور افترا کے طور پر یہ کفر آمیز دعوی کرتے ہیں ... گویا مسلمانوں کے خوف سے قرآن شریف کی صریح تصدیق کے بر خلاف خداوند یسوع مسیح کو صاف لفظوں میں جھوٹا نبی کہنے کی جرأت نہیں ہو سکی۔ جبکہ بکثرت جھوٹی پیشگوئیاں کرنے والا قرار دیا تو اس سے بڑھ کر صاف الفاظ میں اور کیا تکفیر ہو سکتی ہے۔ (ایضاً ص۱۸)

(۱) مگر پادری صاحب نے یہ غلط لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے صرف تحفہ قیصریہ میں مسیح کی تعریف مسلمانوں کے ڈر لکھ کر دی ہے۔ اگر آپ مسیح کی تکفیر کرتے تو اپنے آپ کو مسلمان اور ان کا مثیل کس طرح قرار دے سکتے تھے؟ اپنے آپ کو مثیل مسیح قرار دینا مسیح کی تصدیق و تعریف ہے جس سے آپ کی کتب بھری پڑی ہیں۔

(۲) تحفہ قیصریہ کا ہی کیا کہنا ذرا کشتی نوح کا ذکر ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے مسیح کے ساتھ ان کی بہنوں اور بھائیوں کی تعظیم کا بھی ذکر کھلے الفاظ میں فرمایا ہے۔ مگر پادری صاحب نے دیگر کتب کے بیانات کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ ... کے خلاف لکھا ہے وہ انجیل ... کے عقائد و مسلمات کی رد ... اور یہ بتانے کے لئے لکھا ہے ... ہے کہ تمہارا یہ یسوع کا انجیلی تذکرہ ... کے مقابل پر تم یسوع کے قرآنی ... لے کر موازنہ کرکے دیکھ لو کہ کون ... بہتر ہے۔

(۴) ... ذکر آنحضرت صلعم کے خود ... مقابلہ کرکے دیکھ لو کہ کون ... حقیقی علیین کہلانے کا مستحق ہے۔

(۵) ... ساتھ یسوع کا موازنہ کرکے ... پطرس کو فضیلت حاصل ہے۔ ... پادری صاحب کے گھر کا معاملہ ... مسیح چلن بچیں ہوتے کی درست نہیں اور نہ ہی یہ امر قابل اعتراض ہے۔ جبکہ پادری صاحبان آنحضرت صلعم پر حملے کرتے ہیں تو ان کو حقیقی جواب دینے کے علاوہ ان کے گھر سے الزامی جواب دے کر ان کا منہ بند کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ ورنہ اس کے بغیر وہ سمجھتے ہی نہیں۔ بہر حال عیسائیوں کے نزدیک مسیح آسمان پر چلا گیا اور تا حال واپس یروشلم میں نہیں اترا اور نہ ہی وہ حواریوں کو بلا اس بارگاہ میں۔ پادری صاحب کے جوابات کوئی کام نہیں دے سکتے۔ عیسائی دنیا کی انتظار ان کے جوابات کو غلط بتاتی ہے۔

(۱۴) دوسری پیشگوئی مسیح کی پادری صاحب نے یہ لی ہے کہ یسوع نے ان سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ تم بھی جو میرے پیچھے ہوئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔

چونکہ پادری صاحب نے اسے آخرت کے متعلق قرار دے لیا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق اب یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ یہ دنیا میں پوری نہیں ہوئی اعتراض صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ اسے دنیا کے متعلق قرار دیا جائے ہاں یہ بات ضرور ہے کہ ان بارہ حواریوں میں سے یہودا اسکریوطی مرتد ہو گیا اور تخت بارہ کے بجائے گیارہ رہ گئے۔

(۱۵) تیسری پیشگوئی پادری صاحب نے یہ لی ہے کہ مسیح نے مصلوب ہونے والے چور کو کہا تو میرے ساتھ آج ہی جنت الفردوس میں ہوگا ...

- - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - -

پادری صاحب کا ارشاد ہے کہ مسیح نے اپنی روح وفات کے وقت خدا کے سپرد کر دی تھی اور وہ مرنے کے بعد جنت میں چلا گیا تھا۔ بہاں چور گیا تھا۔ مگر مسیح کی صلیبی موت تو ان کے تشان کے خلاف ہے۔ اور ایسی موت ان کو لعنتی کے علاوہ کذاب ثابت کرتی ہے۔ جس کے لئے یہود نے ان کو لعنتی ثابت کرنا چاہا تھا۔ پس یہ کہاں سے ثابت ہو گیا کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی اور وہ تین دن کے لئے جنت میں چلے گئے تھے۔ اور چور بھی جنت میں داخل ہوا تھا۔

(۱۶) چوتھی پیشگوئی پادری صاحب نے پطرس کو جنت کی کنجیاں دینے کے متعلق کی ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ درست ہے۔ پہلے اس کی حالت کے مطابق مسیح نے یہ فرمایا تھا۔ بعد میں اس کی مخالفت کی وجہ سے اس کی ندامت کی ایسا ہونا ممکن ہے حالات کے مطابق سلوک ہوتا ہے۔ پس یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں اور نہ اس سے ان پر کوئی حرف آتا ہے یہ درست ہے

(۱۷) پانچویں پیشگوئی پادری صاحب نے مسیح کا یونس والا معجزہ لیا ہے مسیح نے اپنا نشان یہ قرار دیا تھا کہ یہود اسے صلیب پر مار کر لعنتی و کذاب ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ ان کو یونس نبی والا معجزہ مسیح کے ذریعہ سے دکھلائے گا اور جس طرح یونس زندہ مچھلی کے پیٹ میں گیا تھا اور پیٹ میں زندہ رہ کر زندہ ہی نکلا تھا۔ اسی طرح میں بھی صلیب پر زندہ چڑھوں گا اور زندہ رہوں گا۔ اور زندہ اس سے اتروں گا اور قبر میں زندہ داخل ہو کر اس میں سے زندہ ہی نکلوں گا۔ اب اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مسیح مر کر قبر میں داخل ہوا تھا۔ اور اس میں تین دن مرا رہا تو نشان باطل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اصل زیر بحث تو موت ہے۔ نہ مچھلی کے پیٹ میں یونس مرا تھا نہ مسیح نے مرنا تھا۔ کیونکہ یہ موت ان کے لعنتی اور کذاب ہونے کی دلیل اور یہود کے صادق ہونے کا ثبوت بن جاتی ہے حالانکہ مسیح نے ... بتایا تھا۔ ایسا ہوتا؟ باقی رہا ان کا زندہ ہو جانا تو اس کا کوئی ثبوت انہوں نے یہود کے سامنے پیش نہیں کیا لہذا بقول عیسائی صاحبان مسیح کا یہ نشان باطل ٹھہر کر ان کو ملعون و کذاب ثابت کر رہا ہے۔ پادری صاحب موصوف کو "ثم بیان" کا پتہ لگا نہیں زیر بحث بات کی طرف پادری صاحب نہیں آنا چاہتے۔ ... تیسرے دن ... کو ناقلت قرار دے کر اپنے علم ... کا بھانڈا پھوڑ رہے ہیں ... اور ہم سے پوچھتے ہیں کہ کس علم بیان کی رو سے سب باتوں میں مماثلت ضروری ہے

(۱۸) پادری صاحب مسیح کو ... زندہ کرنے والا قرار ... اس کا ثبوت ان کے پاس کوئی نہیں۔ اگر ... کر سکتا تھا تو صلیب ... تھا۔ مگر انہوں نے نہیں ... مردہ اپنی سچائی کے ثابت کرنے کا تو ... یہ کہتا کہ اسکے لئے صلیب پر ... مقدر تھا۔ سوال یہ ہے ... اُن کو تو یہود نے ... پر لٹکایا ان کو خود صلیب پر چڑھنا چاہئے تھا۔ کیونکہ وہ بقول پادری صاحبان کفارہ کے لئے صلیب پر چڑھنے کے لئے آئے تھے مگر انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ اس سے بچنے کے لئے رو رو کر دعائیں کرتا رہا اور صلیب پر

"ایلی ایلی لما سبقتانی" — پکارتا رہا کہ خدایا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا

(۱۹) پادری صاحب فرماتے ہیں ... صاحب "دائم المریض" ... وہ مسیح کیسے ہو سکتے ہیں۔ مسیح تو مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ ... پادری صاحب کو دیکھنا ہے مناظر ہونے کا مگر دائم المرض ... دائم المریض لکھ کر اپنی عربی دانی اور علم البیان کا ثبوت دے رہے ہیں۔ پادری صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ خدا ... روحانی مردے زندہ کرتے رہے ہیں ... مردوں کے زندہ کرنے کا کوئی ثبوت ... صاحب کے پاس نہیں۔

(۲۰) ... پادری ... ہے کہ آنے ... مسیح موعود کے متعلق ... تھی کہ اس کے دم سے کافر مریں گے ... اس کے مطابق مرزا ... دو دھاری تلوار کا شکار ... اللہ اکبر ... پادری صاحب اس نشان کو بھی ... بیٹھے ہیں یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر والی پیشگوئی بھی پیش نظر رہے۔

(۲۰) آسمانی منکوحہ کا معنہ پادری صاحب دے کر خوش ہو رہے ہیں کیا اس کا باپ پیشگوئی کے مطابق تین سال کے اندر مرا نہیں؟ کیا سلطان محمد نے تکذیب و مخالفت کا اشتہار حسب مطالبہ دیا تھا؟ کہ وہ مرکر اسے بیوہ چھوڑتا اور وہ نکاح میں آجاتی۔ علاوہ اس کے کیا محمدی بیگم کا لڑکا محمد اسحاق احمدی ہو کر حضرت مرزا صاحب کا بیٹا بنا یا نہیں۔؟ اگر وہ ایک طرف سے بچی تو دوسری طرف سے پکڑی گئی۔ پھر حضرت اقدس کا یہ الہام کہ یموت ویبقٰی منہ کلاب متعددۃ پورا ہوا یا نہیں کہ اس کا باپ مرجائے گا۔ اور پیچھے بھونکنے کے لئے کتے باقی رہ جائیں گے۔

پادری صاحب! ذرا مریم مگدلینی کا حال بھی سنا دیجئے جس میں اصل روح کے علاوہ نامعلوم اس کے اندر کس طرح سات بدروحیں گھسی ہوئی تھیں اور پھر وہ روحیں جب نکل گئیں تو وہ بنا شادی کے مسیح کے گرد کیوں منڈلاتی رہیں اور وہ کیوں اسے اپنے ساتھ لئے پھرتے تھے۔ حضرت مرزا صاحب کا تو بطور نشان نکاح کا صرف ارادہ ہی تھا۔ کبھی اس قسم کی ناجائز ملاقات تو نہ تھی۔ یہ سب کچھ بقول انجیل ہے۔ کیا یہ مسیح کا تجرد تھا۔ جس کا پادری صاحب کو دعویٰ ہے۔

ورنہ وہ تو خدا کا مقدس رسول تھا۔ قرآن کریم نے اسے ان تمام مفاسد و گندگیوں و آلودگیوں سے جو انجیل کی رو سے اس پر عائد ہوتی ہیں وجیہ اور مقرب کہکر پاک ٹھہرایا ہے۔ ایسے پاک انسان کا مثیل بھی پاک و مقدس ہی ہو سکتا ہے اگر مسیح مجرد تھا تو عالم علیائیت کو اور پادری صاحب کو بھی چاہیئے تھا۔ کہ وہ ہمیشہ تجرد کی ہی زندگی کو ترجیح دیتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک وہ قابلِ ستائش بات ہے کیا عالم علیائیت کا یہ مضحکہ خیز کاروبار نہیں؟

(۲۱) پادری صاحب ہم سے پوچھتے ہیں کہ "اصل مسیح اور مثیل مسیح میں کس درجہ کی مماثلت پائی جاتی ہے؟"

پادری صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت اقدس نے اپنی مماثلت "کشتی نوح" اور "مسیح ہندوستان میں" اور "ازالہ اوہام" میں اور "تذکرۃ الشہادتین" وغیرہ کتب میں بیان فرمائی ہے۔ وہاں سے ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت اقدس کا تو دعویٰ ہے کہ آپ نہ صرف مسیح پر فضیلت رکھتے ہیں بلکہ آنحضرت صلعم کی طرح جامع جمیع کمالات انبیاء ہونے کی وجہ سے تمام انبیاء پر فضیلت رکھتے ہیں۔ اپنی صفات اور کارہائے نمایاں کی وجہ سے کوئی نبی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا مثال کے طور پر ایک بات پیش ہے۔ آنحضرت صلعم نے بے نظیر کلام الٰہی پیش کیا اور حضرت مرزا صاحب نے جلسہ مذاہب عالم میں اسلام کا غلبہ دیگر مذاہب پر اپنے بے نظیر مضمون کے ذریعہ سے کر دیا تھا۔ اور سب اہل مذاہب کی گردنیں اور کمریں توڑ کر رکھ دیں ان میں پادری بھی شامل تھے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا ہم پہلے بھی یونس نبی کے مچھلی کے پیٹ میں رہنے اور مسیح کے زمین کے پیٹ میں رہنے کی مماثلت اوپر دکھا چکا ہوں جو صلیبی موت کو تسلیم کرنے سے غارت ہو جاتی اور نشان باطل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں مرکزی امر حیات مسیح ہے۔ مگر پادریوں نے ان کے لعنتی و موجب کذب موت کا اعتقاد پیدا کر کے یہود کو سچا اور مسیح کو کاذب ثابت کر دیا ہے۔ جبکہ مسیح نے دوبارہ زندہ ہونے کا ثبوت بھی یہود کو نہیں دیا "بھلے آدمی وجہ شبہ" مسیح کے بیان سے خود ظاہر ہے۔ مگر آپ اس طرف نہیں آنا چاہتے۔ تو آپ کو کون مجبور کر سکتا ہے یہود ان کو مارنا چاہتے تھے۔ مسیح کا منشاء یہ تھا کہ میں صلیب پر زندہ رہوں گا۔ جس طرح یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا۔ اب تو آپ کو علم بیان کی رُو سے وجہ شبہ کا پتہ لگا کہ نہیں؟ یہ بھی واضح کریں کہ اس کے بغیر صرف قبر میں جانا کونسا نشان ہے؟ صلیبی موت کا تو کوئی ثبوت نہیں کسی نے نبض دیکھکر موت کا فیصلہ دیا صلیبی دُکھ کی وجہ سے بے ہوشی یقینی تھی۔ بہر حال قبر میں جانا اور اس سے نکلنا تو یہود اور مسیح کے درمیان متنازعہ فیہ نہ تھا۔ متنازعہ فیہ تو صدق و کذب تھا۔ جس کا معیار یہود نے صلیبی لعنتی موت اور اس سے بچنا ٹھہرایا تھا سو مسیح نے اشارہ دیا کہ میں اس سے بچ رہونگا۔

(ب) ہاں یہ بھی فرمائیے۔ کہ جب مسیح نے یحیٰی کو ایلیا قرار دیا تھا تو انہوں نے یحیٰی کو ایلیا کا مثیل یا شبیہ قرار دیا تھا یا یہ ان کے نزدیک استعارہ تھا۔ یا کوئی اور ہی چیز تھی۔ مہربانی فرماکر انجیل و مسیح کے "علم بیان" سے اس پر کوئی روشنی ڈال کر ممنون فرمائیں۔ اور وجہ شبہ اور تشبیہ و استعارہ وغیرہ کو ذرا کھول کر لکھیں۔ مثال نہ جائیں انجیل کا حوالہ ضرور دیں۔

(۲۲) پادری صاحب "مسیح ہندوستان میں" حضور کے پیش کردہ واقعات و تاریخی دلائل کی تاب نہ لاکر ان کو شیخ چلی کی ...... قرار دیکر اپنی بے بسی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اور حواریوں کو ان پڑھ اور علم طب سے قطعاً ناواقف مرہم عیسیٰ کا نسخہ تجویز کرنے کے ناقابل ٹھہرا رہے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ ان کے علاج کا بندوبست تو نیقودیمس نے سرانجام دیا تھا۔

افسوس ہے یا تو پادری صاحب کو اپنے گھر کی خبر نہیں یا پھر وہ عمداً اخفاءِ حق سے کام لے رہے ہیں۔

(۲۳) پادری صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ جو لوگ شیخ چلی کی ایسی کہانیوں پر یقین کرنے کے لئے آمادہ ہوں ان کے لئے قادیانی مدعی کے ایمان بالغیب کے طور پر اندھا دھند تصدیق کرنی انوکھی بات نہیں۔

اس کے جواب میں ہم پادری صاحب کو کہہ چکے ہیں۔ کہ وہ مسیح ناصری کی صداقت کا کوئی ثبوت پیش کریں ہم اس سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت پیش کر دیں گے۔ پھر پتہ لگ جائے گا کہ کون اندھا دھند شیخ چلی کی باتوں کی تصدیق کر رہا ہے وہ یا ہم۔

(۲۴) پادری صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ اگر خدا نے مسیح کو صلیب سے بچا کر لمبی عمر دی اور کشمیر میں کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس پہنچایا تھا تو وہ بھیڑیں کدھر گئیں وہ عملی طور پر دوبارہ طور پر ان کو ملیں۔ بلکہ

"مسیح اپنی موت کے وقت یہ بیان دینے کے لئے مجبور ہوا کہ جب تو نے مجھے وفات دی اس کے بعد وہ مجھے اور میری ماں کو الٰہین من دون اللہ ماننے والے ہو گئے میری زندگی میں نہیں"

(ایضاً ص۲۱)

پادری صاحب نے اس میں عمداً اور جان بوجھ کر دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے قرآن کریم نے بتایا ہے کہ مسیح خدا کو یہ جواب دیں گے کہ فلما

توفیتنی کنت انت الرّقیب

علیہم کہ میری قوم میری زندگی میں نہیں بلکہ میرے مرنے کے بعد کسی وقت بگڑا ہو گیں جس کا مجھے علم نہیں۔ مگر پادری صاحب اپنے پاس سے اس کے خلاف لکھتے ہیں کہ "مسیح اپنی موت کے وقت یہ بیان دینے کے لئے مجبور ہوا" پادری صاحب بات بات میں دوسروں کو تو کاذب وغیرہ الفاظ سے یاد فرما رہے ہیں۔ اور خود ان کا یہ حال ہے کہ وہ ان کی موت کے بعد ہونا بیان کر رہے ہیں ان کے آخری زمانہ کے بیان کو ان کی "وقت" کا بیان قرار دیتے ہیں۔ شرماتے اسی سے ان کی دوسری باتوں کا قیاس کر لیجئے قرآن بتاتا ہے ان کی وفات کے بعد کے زمانہ سے ان کی لاعلمی کا اظہار ہے۔ مگر پادری صاحب وفات کے وقت جبکہ وہ اپنی قوم سے باخبر تھے کی حالت سے کر اعتراض جما رہے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ قرآن کریم کے نزدیک وفات کے وقت انہیں ان کی لمبی عمر کا مقصد حاصل نہ ہوا اور ان کی قوم گمراہ ہو گئی

(۲۵) پادری صاحب گوہر افشانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مسیح اور مریم کو الٰہین من دون اللہ ماننے والے تاریخی آثاری ثبوت بھی قادیانی مفتری کی بے سروپا ہوائیوں کے سوا کہیں ممکن نہیں"

(ایضاً ص۲۱)

مسیح کو تو آپ بھی ابن اللہ قرار دیتے ہیں باقی رہی مریم صدیقہ تو مسیحی ان کو بھی خدا مانتے رہے ہیں۔ اگر آج ان کی خدائی کو جواب دے دیا ہے۔ تو اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ پہلے ان کو خدا نہ مانتے تھے۔ قرآن کریم کا اعلان عام تھا۔ اگر عیسائی یہ عقیدہ نہ رکھتے تو وہ شور مچا دیتے کہ یہ بات غلط طور پر ان کی طرف منسوب کر دی گئی ہے۔ ان کا اس وقت سکوت اس امر کی دلیل ہے کہ واقعی اس وقت ان کا ایسا عقیدہ تھا۔ نجران کے عیسائی تو مدینہ تک بھی جا پہنچے تھے۔ وہ بھلا اس بارہ میں کب خاموش رہ سکتے تھے۔ انہوں نے کیوں تاریخی ثبوت نہ مانگا؟ ہم تھا ہی میں گذشتہ کسی پرچہ میں اس امر کا اعتراف کیا گیا کہ مریم کو بھی خدا قرار دیا جاتا تھا۔

(باقی)

ولادت

--- خداتعالےٰ نے اپنے فضل سے برادرم مکرم مولوی لطیف احمد صاحب فاروقی کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ کو مورخہ ۲۱-۹-۱۹۷۱ بروز جمعرات لڑکی عطا فرمائی ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام .... نیّر تجویز فرمایا ہے۔ تمام احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت وسلامتی اور نیک صالحہ وخادمہ دین ہونے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار مجید احمد ... کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ

تامل ناڈو میں ایک "یسوع مسیح"!!

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب۔ فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

خاکسار تامل ناڈو اور کیرالہ کے مالی دورے کے سلسلہ میں مورخہ ۲ ستمبر کو تروندی پہنچا۔ ریلوے اسٹیشن پر ہی بعض دوستوں نے خاکسار کو بتایا کہ شہر سے کچھ دور ایک مقام گاندھی نگر میں ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ میں یسوع مسیح ہوں یعنی ان کے جسم میں یسوع مسیح کی مقدس روح حلول کر گئی ہے۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ دنیا کا خاتمہ ۱۹۷۷ء میں ہونے والا ہے۔ اور دنیا میں ایک بہت بڑی تباہی آنے والی ہے۔ اس تباہی سے صرف وہی لوگ بچیں گے جو اُن پر ایمان لائیں گے خاکسار نے مدراس میں بھی بذریعہ اخبار یہ خبر پڑھی تھی۔

چنانچہ جدید یسوع مسیح کی ملاقات کی غرض سے خاکسار اور مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ کوٹار چند احمدی احباب اور ایک زیرِ تبلیغ دوست مکرم ڈاکٹر احمد خاں صاحب کے ہمراہ اس مقام کے لئے روانہ ہوئے۔ ہم اپنے ہمراہ اس مسیح جدید کے دو شاگردوں کو بھی ساتھ لیتے گئے۔ ان میں سے ایک مسٹر تھامس بنگلور کے اور دوسرے مسٹر دیوکانت یوپی کے رہنے والے ہیں خاکسار نے مسٹر دیوکانت سے اس یسوع مسیح کی آمد اور اس کے مشن کے قیام کی غرض دریافت کی تو انہوں نے کہا۔ کہ خدا نے ساری دنیا کو ایک دفعہ نوح کے زمانہ میں پانی کے ذریعہ سے ہلاک کیا تھا۔ اب ۱۹۷۷ء میں ساری دنیا کو آگ کے ذریعہ ہلاک کرنے والا ہے۔ اور اسی دن ساری دنیا کا خاتمہ ہوگا۔ اس تباہی سے وہی محفوظ رہیں گے۔ جو ان پر ایمان لائیں گے۔ اور انہیں ایک کشتی کے ذریعہ (کشتیٔ نوح کی طرح) آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ میں نے ان سے اس کشتی اور اٹھائے جانے کی تفصیل پوچھی تو کہا کہ یہ انتہائی راز (Top Secret) ہے کسی کو بتایا نہیں جاتا۔ البتہ جو لوگ ان کے حواریوں میں شامل ہو جائیں گے ان ہی کو یہ حقیقت خدا کی طرف سے بتائی جاتی ہے۔ مزید بتایا کہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۹ء کو امریکن خلابانوں نے جوں ہی چاند پر قدم رکھا یسوع مسیح زمین پر نازل ہوا۔ اور مسٹر پالاسیر لاری (Paulaseer-Lawrie) میں حلول کر گیا اور انہوں نے یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے بارہ میں بائیبل میں جو علامتیں بیان فرمائی ہیں۔ وہ اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے کئی باتیں دریافت کیں تو ہر بات کے لئے ان کے پاس صرف ایک ہی جواب تھا۔ کہ یہ انتہائی راز (ٹاپ سیکرٹ) ہے کسی کو بتایا نہیں جاتا!! اور جب ان سے ہمارے سوالات کا تسلی بخش جواب نہ بن پڑتا تو ایکدم کھڑے ہو جاتے اور کہنے لگتے کہ آپ ہمارے یسوع مسیح سے ملاقات نہیں کر سکتے کیونکہ آپ بحث و مباحثہ کی نیت سے آئے ہیں۔ جبکہ وہ (مسیح جدید) بحث و مباحثہ کے قائل نہیں اور انہیں یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے۔ ہم صرف ایک ہی شرط پر ان سے ملنے دیں گے کہ آپ کو صرف اُن کی باتیں سن کے واپس آنا ہوگا کسی قسم کی بات کرنے کی آپ کو اجازت نہیں ہوگی بصورتِ دیگر آپ کے لئے یہیں سے واپسی بہتر رہے گی۔

جدید یسوع مسیح سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے اور ان ہی کی زبانی ان کے دعاوی اور دلائل معلوم کرنے کی خواہش کے پیشِ نظر طوعاً و کرہاً ہمیں اس شرط کو ماننا پڑا۔ چنانچہ شام کے قریباً ۱/۲ ۴ بجے اُن کی قیام گاہ تک پہنچے اس وقت وہاں کچھ غیر ملکی نظر آتے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ لوگ بھی یسوع مسیح کی آواز پر جمع ہوتے ہیں۔ اور ان کے حواریوں میں داخل ہو کر دنیا کے خاتمہ کا نظارہ دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد ہمیں یسوع مسیح کی خدمت میں باریابی کی اجازت مل گئی صحن میں ہی ایک کرسی پر پینٹ بشرٹ میں ملبوس مری اور بھدی سی شکل و صورت کے ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے یہی ماڈرن یسوع مسیح ہیں۔!! انہوں نے کھڑے ہو کر ہم سب سے مصافحہ کیا اور اپنے سامنے کی کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ انہوں نے کہا کہ میں سب سے پہلے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ روانگی الوقت عیسائیت اور ان کے پادریوں سے ہمارا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ امریکہ کے شکاگو شہر میں تھا تو مجھ میں یسوع مسیح کی روح حلول کر گئی اور میری صداقت کی دلیل کے طور پر بادل کڑک بجلی وغیرہ ہو گئیں۔ انہوں نے کہا کہ اب خدا نے مجھے بتایا ہے کہ ۱۹۷۷ء میں دنیا میں ایک بہت بڑا انقلاب آنے والا ہے اس انقلاب کے بعد ساری دُنیا میں یسوع مسیح کے حواریوں کی حکومت ہوگی۔ اس کے ایک ہزار سال کے بعد ساری دنیا کا خاتمہ ہوگا اس وقت ڈاکٹر احمد خاں صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کے شاگرد تو کہتے ہیں کہ دنیا کا خاتمہ ۱۹۷۷ء میں ہونے والا ہے۔ اس طرح آپ کے اور آپ کے شاگردوں کی باتوں میں اختلاف ہے تو انہوں نے بات کو بدلتے ہوئے کہا کہ یہ بھی ایک قسم کا خاتمہ ہی ہے۔

اسی دوران ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی پوزیشن کیا ہے؟! کیا آپ انسان ہیں یا یسوع مسیح کی طرح خدا ہیں۔ تو کہنے لگے کہ میں ابن آدم ہوں لیکن میرے اندر یسوع مسیح کی روح حلول کر گئی ہے اس لئے اگر کوئی میرے آگے جھکتا ہے یا میری عبادت کرتا ہے۔ تو وہ میری نہیں بلکہ میرے اندر موجود مقدس روح کی عبادت کرتا ہے۔

اسی دوران ان کے حواریوں میں سے ایک نے اٹھ کر کوئی اشارہ کیا تو یسوع مسیح نے کھڑے ہو کر کہا کہ چلیں ہم آپ کو اپنی صداقت کا ایک زندہ نشان دکھائیں۔ یہ کہہ کر ہم سب کو باہر لے آئے اور اس وقت آسمان پر موجود ایک بادل دکھایا اور کہنے لگے کہ یہ بادل مجھے یہ بتانے کے لئے آیا ہے کہ آپ لوگ صدقِ دل سے مجھے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ شرارتاً نہیں آئے ہیں آپ لوگ بڑے نیک دِل اور پاک لوگ ہیں۔ یہ کہکر پھر اندر آئے اور اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے

ان کی یہ باتیں اور نظارے سن کر ہمارے دل و دماغ میں کئی سوالات اٹھ رہے تھے۔ اور ان کے دعاوی اور باتوں کے خلاف بائیبل کے کئی حوالہ جات سامنے آ رہے تھے۔ لیکن ایک طرف سابقہ شرط اور دوران گفتگو کے بار بار کے اشاروں اور دوسرے مخصوص حالات کی وجہ سے ہم خاموش بیٹھ کر اس تعلیم یافتہ پاگل کی بڑ سنتے رہے دوسری طرف زبان پر بھی خیال آتا تھا جیسے کہ کسی عرب شاعر نے کہا ہے۔

اذا نطق السفيهة فلا تجيبه
فخير من اجابته السكوت
سكت عن السفيه فظن انى
عييت عن الجواب وما عييت

یعنی جب کوئی بے وقوف آدمی بات کرے تو اُسے کوئی جواب نہ دو اس کو جواب دینے سے بہتر خاموشی اختیار کرنا ہے جب میں خاموش ہوتا ہوں تو وہ خیال کرنے لگ جاتا ہے کہ میں عاجز آگیا ہوں حالانکہ اسے جواب دینے سے میں عاجز نہیں ہوں۔

جب انہوں نے اپنی باتیں اور اپنے دعاوی و دلیل ختم کئے تو ان کے اور گرد کھڑے ہوئے حواریوں کی موجودگی میں ہم نے اپنا تعارف کرایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کیا۔ اور مندرجہ ذیل کتابچے یسوع جدید مسیح اور ان کے حواریوں میں تقسیم کئے۔

(1) Where is Jesus Christ

(2) Latest finding about Jesus Christ

(3) A word of warning

یسوع مسیح کے اندر چلے جانے پر بعض ان کے حواریوں نے ہمیں گھیر لیا اور ہمارے مشن کے بارے میں دریافت کیا اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے ہم نے خوب تبلیغ کی آٹھ بجے کے قریب ہم وہاں سے واپس روانہ ہوئے۔

درخواست دعا خاکسار کی عزیزہ آمنہ بیگم سلمہا اہلیہ عزیز ماسٹر غلام رسول صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھدرواہ تقریباً دس ماہ سے بیمار ہے۔ جسکی وجہ سے بہت زیادہ ضعف ہو گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشانِ کرام سے عزیزہ موصوفہ کی صحت و کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار

غلام محمد

صدر جماعت احمدیہ

بھدرواہ (کشمیر)

اعلاناتِ نکاح

★ —— مورخہ ۲۲ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ یاری پورہ (کشمیر) میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے راجہ اعجاز احمد خانصاحب ولد راجہ بشیر احمد خانصاحب ساکن زنہ مسی کا نکاح رابعہ بیگم صاحبہ دختر راجہ عبدالرحمان خان صاحب ساکن یاری پورہ کے ہمراہ مبلغ دو ہزار ۲۰۰۰ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ راجہ بشیر احمد خانصاحب نے اس خوشی میں مبلغ -/۵ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: حکیم میر غلام محمد صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ (کشمیر)

★ —— میرے بھائی عزیزم محمد یونس متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کا نکاح مورخہ ۱۰ اکتوبر کو عزیزہ حلیمہ پروین بنت مکرم شیخ حامد حسین صاحب ساکن خانپور ملکی بہار کے ساتھ مبلغ دو ہزار ۲۰۰۰ روپیہ حق مہر پر مکرم قریشی اختر حسین صاحب نے پڑھایا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: محمد سلیمان بہاری قادیان

★ —— جماعت احمدیہ کرونا گپلی کے مکرم محی الدین کنجو صاحب کی دختر کرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کا نکاح مکرم احمد کنجو صاحب (پولیس سب انسپکٹر) کے ہمراہ مبلغ -/۱۰۰۱ روپیہ مہر پر مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۷۱ء کو عمل میں آیا خاکسار نے خطبہ نکاح پڑھا خطبہ کے موقعہ پر ۸۵ کے قریب مدعوین حاضر تھے۔ جن میں زیادہ تر افسرانِ حکومت۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے عہدیداران۔ سیاسی لیڈران۔ اور تعلیم یافتہ حضرات تھے۔ اس موقعہ پر خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر تفصیلی روشنی ڈالنے کی توفیق ملی۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے برکت کا موجب بنا دے اور دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے بابرکت و مثمر ثمرات بنا دے آمین

اس موقعہ پر مکرم محی الدین کنجو صاحب نے اعانت بدر میں -/۵ روپے اور شکرانہ فنڈ میں -/۵ روپے ادا فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ خیرًا

خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ متعینہ کرونا گپلی

★ —— مورخہ ۱۱ تبوک (ستمبر) ۱۳۵۰ ہش کو مکرم عبدالقادر صاحب بیگ نے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد یوسف صاحب بٹ ابن مکرم ولی محمد صاحب بٹ ساکن ریشی نگر (کشمیر) کا نکاح ہمراہ مسماۃ ظریفہ بانو صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالرحمان صاحب مرحوم ساکن آسنور مبلغ ایکہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جملہ احباب و بزرگان سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار مبارک احمد بٹ کارکن تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان

★ —— مورخہ ۱۰ اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۰ ہش کو بعد نماز جمعہ مسجد مبارک میں محترم حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی قادیان نے عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا امیر بیگ صاحب آف گونڈہ (یوپی)، کا نکاح عزیزم محمد سعید صاحب صدیقی ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب آف کانپور کے ہمراہ مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا ہے

اس خوشی میں مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے مبلغ -/۵ روپیہ اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ جملہ احباب و بزرگان سلسلہ سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار سید شہامت علی قادیان

ایک مکتوب

گذشتہ دنوں سکھ خاتون شریمتی گورو ندر کور ایم۔ اے گورو نانک انسٹی ٹیوٹ، پٹیالہ کو ان کی خواہش پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی جانب سے جماعتی لٹریچر بھجوایا گیا مطالعہ کے بعد محترمہ خاتون نے اپنے پنجابی مکتوب محررہ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۱ء میں جن تاثرات کا اظہار فرمایا ہے وہ قابل ستائش ہیں قارئین کے افادہ اور دلچسپی کی غرض سے موصوفہ کے اس مکتوب کا اردو ترجمہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

—— ایڈیٹر بدر

پٹیالہ ۷۱-۹-۳۰ -------

ست کار یوگ ناظر صاحب نیک خواہشات کے ساتھ مبارک

آپ کا ارسال کردہ بک پوسٹ ابھی ابھی ملا جس میں بڑا قیمتی لٹریچر تھا۔ میں اس کے لئے آپ کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنہوں نے ایک راستے پر چلنے والے ایک مسافر کو گائیڈنس دینے کی کوشش کی ہے۔ پہلے تو میں نے قادیان والوں کا صرف نام ہی سُنا تھا لیکن جماعت احمدیہ کے مختصر حالات پڑھ کر مشن کا پتہ لگا ہے۔ جو بہت ہی اونچا ہے۔ آپ کو چھٹی تحریر کرنے کے بعد میں نے ایک قرآن شریف پنجابی میں ملا جس کو پڑھنے سے پتہ لگا کہ اسلام کے اصول پہلے مذاہب سے اعلیٰ ہیں۔ کئی مقامات پر تو یوں معلوم ہوتا تھا جس طرح گورو نانک صاحب اور محمد صاحب اکٹھے بیٹھ کر بول رہے ہیں۔ آپ پر واہگورو کی بڑی بخشش ہے کہ جو اس کل جگی زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم کی روشنی کے ذریعہ سے دنیا کو روشنی دے رہے ہیں۔ میرا دل کرتا ہے کہ جتنی بھی جلدی ہو سکے اس پوتر روحانی مرکز پر پہنچ کر زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں میں آپ کے لٹریچر کو ایک بار دوبارہ پڑھونگی اور مزید وقت آپ کا لٹریچر پڑھنے کے لئے نکالوں گی میرے دل میں اسلام بارے زیادہ واقفیت حاصل کرنے کی تڑپ پیدا ہو چکی ہے "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" اس نے تو سچائی کو بالکل سامنے لاکر کھڑا کر دیا ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی جو لدھیانہ یا پٹیالہ میں کسی پبلشر کا پتہ بتا سکتے ہوں۔ جس سے میں دو چار دنوں کے اندر اندر رقم خرچ کر کے کتابیں لا سکوں۔ غرض یہ کہ جو کتابیں آپ نے ارسال فرمائی ہیں ان کی قیمت کا پتہ نہیں چل سکا۔ قیمت بارے تحریر فرمائیں تاکہ میں رقم ارسال کر سکوں۔

آپ کی شبھ چنتک

گوروندر کور ایم۔ اے گورو نانک انسٹی ٹیوٹ پٹیالہ

منظوری قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

بھارت

مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخابات قائدین کی ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء تک کے لئے منظوری دی جا چکی ہے۔ یہ تیسری قسط ہے۔ بقیہ مجالس خدام الاحمدیہ قائد کا انتخاب کر کے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان سے منظوری حاصل کر لیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نمبر شمار	نام مجالس خدام الاحمدیہ	نام قائد
۱	بنگلور	مکرم بی ایم نثار احمد صاحب
۲	حیدرآباد	,, سید یوسف حسین صاحب
۳	کوٹیلہ	,, منشی شیخ عبدالستار صاحب
۴	مدراس	,, شفاعت احمد صاحب
۵	شورت	,, ماسٹر نذیر احمد صاحب کارڈی
۶	کیرنگ	,, حلیف خاں صاحب

خدام الاحمدیہ ماریشس کا سالانہ تربیتی کیمپ

بقیہ صفحہ اوّل

نے مقرر سے سوالات بھی پوچھے۔

(۴) ورزشی مقابلے:- علمی و رُوحانی تربیت کے ساتھ ساتھ جسمانی ٹریننگ کا پروگرام بھی خاصہ دلچسپ تھا۔ ناشتہ کے پہلے ہر روز خدام جسمانی ورزشوں میں شریک ہوتے تھے۔ چنانچہ لمبی چھلانگ کراس کنٹری ریس، فٹ بال، والی بال، اور تیراکی کے مقابلے ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں ورکنگ کمیٹی اور دیگر ممبران کے درمیان فٹ بال کا ایک دلچسپ میچ بھی تھا۔ علاوہ ازیں grand bay کے علاقہ کی والی کی ٹیم کا احمدیہ یوتھ سے مقابلہ بھی ہوا۔ جس میں احمدیہ یوتھ نے مقابل ٹیم کو ہرا دیا۔

(۵) وقارِ عمل کی ٹریننگ:- ہمارے اس تربیتی کیمپ میں سارے کام خدام میں وقارِ عمل کی روح بیدار کرنے کا موجب ہوئے۔ ہمارے ساتھ کوئی باقاعدہ باورچی نہیں تھا۔ مختلف احباب کی ڈیوٹی لگائی جاتی۔ جو اس کام کو پوری محنت اور دلچسپی سے مکمل کرتے رہے۔ مزید برآں ہر روز خیموں کے اندرون و بیرون کی صفائی اور آرائش کا کام باقاعدگی سے ہوتا رہا۔ جسم و ماحول کی صفائی تزئین خیمہ جات اور دیگر اہم اُمور کی بنیاد پر خیمہ جات کا باہم مقابلہ ہوتا تھا۔ اور بہترین ٹینٹ کو ایک انعام دیا جاتا۔ انسپکشن گروپ تمام خیموں کی کارکردگی کا جائزہ لیتا اور انہیں مختلف ہدایات دیتا۔

(۶) خطبہ جمعہ:- مورخہ ۲۰ اگست کو نماز جمعہ مکرم مشنری انچارج صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ہماری جماعت کا مقصد بہت عظیم ہے۔ اس کے حصول کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے انصار، خدام اور اطفال کی مجالس قائم فرمائیں کہ ہر عمر کے لوگ اپنی عمر کے لوگوں سے مل کر نصیحت اور سبق حاصل کریں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے میں جسمانی و روحانی ٹریننگ اور اخلاق کے ذریعہ ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔

بعض ضمنی اُمور کا ذکر

اس کیمپ کے پروگرام میں ہر سال ایک مخصوص سپورٹس ڈے بھی منایا جاتا ہے۔ جس میں ملک کے نامور لوگوں کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ اور جماعت کے دوست بھی نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

امسال جزیرہ میں بسوں کی ہڑتال اور ناسازگار حالات کے باعث ہمارے مہمانِ خصوصی وزیر ترقیات و منصوبہ بندی مسٹر جگت سنگھ تشریف نہ لا سکے۔ اور سپورٹس ڈے کی خاص تقریب منعقد نہ کی جا سکی۔

تاہم اسی روز فرانسیسی سفیر اور بعض دوسرے سفارتخانوں کے نمائندے ہمارے کیمپ میں تشریف لائے اور ہمارے کیمپ کا معائنہ کیا۔ فرنچ اتاشی کیمپ کے معائنہ اور تفصیلات سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے زندگی میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کو نماز پڑھتے دیکھا۔ اس وقت ہم نے نماز ظہر و عصر اکٹھی پڑھیں۔ انہوں نے خود عبادت کرتے ہوئے دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ چنانچہ بعد ازاں اسلامی عبادت کے نظم و نسق اور اطاعتِ امام اور ماحول کی سنجیدگی کو انہوں نے خاص طور پر نوٹ کیا۔ اور اس کا تذکرہ بھی کیا۔ رخصت ہونے سے پہلے فرنچ اتاشی نے ہماری وزیٹر بک پر مندرجہ ذیل ریمارکس فرنچ زبان میں لکھے:-

"Tres Touche Par votre chalheureux accueil toutes mes sinceres felicitation."

ترجمہ:- "آپ کے پُرجوش استقبال نے بہت متاثر کیا۔ میری طرف سے پُرخلوص مبارکباد قبول فرمائیں"۔

ملکی حالات کے ناسازگار ہونے کے باعث ممبرانِ کیمپ کی تعداد پر بھی اثر پڑا۔ چنانچہ اس مرتبہ کیمپ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۶۵ تھی۔ جن میں چار عیسائی نوجوان بھی تھے۔ ان میں سے دو تو ہمارے ساتھ نماز بھی پڑھتے تھے۔

ایک دن انسپکشن کے دوران جب ایک عیسائی نوجوان سے پوچھا گیا کہ انہوں نے کیمپ سے کیا سیکھا۔ تو وہ فوراً بولا دو چیزیں، ایک السلام علیکم اور دوسرے حبذا۔

پروگرام کے مطابق دو مرتبہ تاریخی اور Documentary (ڈاکومنٹری) فلم بھی دکھائی گئی جسے یہاں کے دو سفارتخانوں نے مہیا کیا۔ اس دلچسپ پروگرام سے بھی خدام کافی محظوظ ہوئے۔

ایک روز رات کے ایک بجے پولیس کی ایک پٹرولنگ جیپ ہمارے پڑوس میں ریت میں پھنس گئی۔ وہ ہمارے پاس مدد کے لئے آئے۔ ہمارے خدام نے فوراً ان کی مدد کی۔ اس خدمت کے جذبہ کو دیکھ کر پولیس افسر بہت متاثر ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ کیمپ بہت کامیاب رہا۔ یہی وجہ ہے کہ سب خدام غیر معمولی طور پر خوشی اور مسرت محسوس کر رہے تھے۔ اور بعض نے یہ تجویز پیش کی کہ کیمپ سال میں دو مرتبہ منعقد کیا جائے۔

۲۲ اگست کا دن واپسی کے لئے مقرر تھا۔ اس روز تقسیم انعامات کی مختصر سی تقریب بھی عمل میں آئی۔ علمی اور جسمانی مقابلہ جات میں اوّل اور دوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے گئے۔ انعامات مکرم برادرم محمد عنیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس نے تقسیم کئے۔ بعد ازیں مکرم رشید حسین صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام احمدیہ کالج ماریشس نے نوجوانوں کو سیکھی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی تلقین کی۔

بالآخر مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مشنری انچارج نے کیمپ کے انتظامات کے متعلق بتایا کہ ورکنگ کمیٹی اور جماعت کے مخلصانہ تعاون سے یہ محنت طلب کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام پایا ہے۔ ہمیں سب کا ممنون اور شکر گزار ہونا چاہیئے اسی طرح ہمارا یہ فرض ہے کہ ہر سال کیمپ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور ان محدود دنوں میں زیادہ سے زیادہ سیکھیں اور ہر قسم کی سُستیوں اور غفلتوں کو چھوڑ کر ایک فعّال جماعت کے ممبران ہونے کا ثبوت دیں۔

بعد ازیں دُعا ہوئی اور ہمارا یہ کیمپ اسلام زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے نعروں کے درمیان اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ہمارے اس مثالی کیمپ کی مفصل رپورٹ یہاں کے مؤثر اور کثیر الاشاعت اخبار Advance کی ۲۵ اگست کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر "ساحل برائے تفریح و تربیت" کے جلی عنوان کے ساتھ شائع ہوئی۔

جلسہ سالانہ بہت قریب ہے

احباب جماعت چندہ جلسہ سالانہ کی جلد ادائیگی فرماویں

احباب جماعت کو علم ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں سے ہے۔ جس کی شرح سال کی آمد کا $\frac{1}{120}$ اوسط ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ سال میں ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے ادا کرنا ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ متعدد مرتبہ تاکید فرماتے رہے ہیں کہ اس چندہ کی پوری ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات میں سہولت ہو سکے۔ چنانچہ فرمایا:-

"میں تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے۔ اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دینا چاہیئے کیونکہ اگر اجناس وقت پر خرید لی جائیں تو اُن پر بہت کم خرچ آتا ہے"۔

سالِ رواں میں اب تک جو آمد ہوئی ہے وہ متوقع تدریجی بجٹ آمد سے بہت کم ہوئی ہے لہذا ایسے دوست اور ایسی جماعتیں جن کے ذمہ ابھی تک اس چندہ کی رقوم قابلِ ادا ہوں، کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ توجہ فرما کر جلد از جلد بقایا چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرماویں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب کو ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

ہفتہ تحریک جدید

۲ تا ۸ اخاء (اکتوبر) ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ اس موقعہ کے لئے اخبار بدر کا تحریکِ جدید نمبر آپ کے پاس پہنچ چکا ہے۔ امید ہے ہر جماعت اس اہم کام کی طرف خاص توجہ دے گی۔ جلسہ کرے گی اور احباب کے پاس وفد لے جا کر جو اس چندہ میں شامل نہیں ان کو شامل کرے گی اور جن کے ذمہ چندہ باقی ہے ان سے وصولی کی جائے گی۔ اور کارروائی سے مرکز میں اطلاع دی جائے گی۔ سکندر آباد، حیدر آباد، یادگیر، چنتہ کنٹہ اور مرکز قادیان کی جماعتیں اس ہفتہ میں قابلِ تقلید کام کرتی ہیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

جن مخلصین نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی بابرکت تحریک میں اپنے مخلصانہ وعدہ جات فرمائے تھے ان میں سے بعض احباب کی طرف سے اس مد میں کوئی رقم تا حال وصول نہیں ہوئی اور بعض احباب کی طرف سے اپنے وعدہ کے مقابل پر وصولی بہت کم ہوئی ہے۔

اس صورت میں ایسے احباب کے لئے میعادِ مقررہ تک جو اکتوبر ۱۹۷۲ء میں ختم ہو جائے گی اپنے وعدوں کی کُل رقم ادا کرنی مشکل ہو جائے گی۔

ایسے مخلصین بھی ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یا تو یکمشت کل رقم ادا کر دی اور یا پھر تھوڑے ہی عرصہ بعد میں۔

اکثر جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں وعدہ کنندگان کا حساب گزشتہ ماہ بھجوایا جا چکا ہے۔ اس لئے احباب کوشش فرما دیں کہ ابھی سے ماہوار اقساط کی صورت میں ادائیگی شروع کر دی جائے تاکہ میعادِ مقررہ تک اپنے وعدہ کی کل رقم آسانی سے ادا کر سکیں۔ اپریل ۱۹۷۲ء تک وعدہ کی کل رقم ادا کرنے والے مخلصین کی فہرست بغرضِ دعا حضور پر نور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کی جائے گی۔

اس لئے احباب کوشش فرماویں کہ اسی سال میں اپنی کل رقم ادا کر کے اپنے وعدہ کو پورا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی

یوں تو زکوٰۃ کی ادائیگی جب بھی واجب ہو جائے اس کا ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگ زیادہ ثواب کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں ادائیگی کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

اب رمضان المبارک میں صرف چند روز باقی ہیں۔ احباب سے گزارش ہے کہ رمضان کے ابتدائی ایام میں ہی ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) الحمد للہ کہ میری بیٹی عزیزہ نور جہاں سلمہا میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہو گئی ہے۔ بطور شکرانہ مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے عزیزہ کی مزید ترقیات و کامیابیوں کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ گزشتہ چند دنوں سے خاکسار کے بائیں ہاتھ میں سخت درد ہے اپنی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی جملہ بزرگان و احباب کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ خاکسار: عابد حسین احمدی

صدر جماعت احمدیہ کرنول

(۲) برادر مکرم مولوی سید محمد زکریا صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک عرصہ دراز سے شدید بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان دنوں جنرل ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ کمزوری حد درجہ کی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ، درویشانِ قادیان اور احبابِ جماعت سے موصوف کی شفائے عاجلہ و کاملہ کے لئے

درخواستِ دعا ہے۔ خادم

خاکسار: سید غلام احمد احمدی عفی عنہ

کیرنگ۔ ضلع پوری۔ (اڑیسہ)

وقفِ جدید کے موجودہ مالی سال کا اختتام

۳۱؍دسمبر ۱۹۷۱ء

تمام جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ وقفِ جدید کے موجودہ مالی سال کا اختتام ۳۱؍دسمبر ۱۹۷۱ء کو ہوگا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ تعالیٰ نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرمائیں گے۔ نومبر کے آخر تک بہرحال سالِ رواں کے وعدہ کی ادائیگی ہو جانی لازمی ہے۔ ایسے احباب جنہوں نے تا حال اپنے وعدوں کی سو فیصد ادائیگی نہیں کی، وہ جلد از جلد اپنے وعدوں کی رقوم مرکز میں ارسال فرما دیں۔

نیز مہربانی فرما کر کوشش فرماویں کہ یہ وعدے وقت کے اندر ادا ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ وعدہ کنندگان کو اس کی توفیق بخشے اور عہدیداران و سیکرٹریانِ وقفِ جدید کو پورا پورا تعاون احبابِ جماعت کی طرف سے حاصل ہو۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ادائیگی زکوٰۃ

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ چند روز میں شروع ہونے والا ہے۔ ہماری جماعت کے صاحبِ نصاب احباب اس بابرکت مہینہ میں زکوٰۃ کی رقم بھجوایا کرتے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں متوقع آمد زکوٰۃ کے مقابل پر بعض معین اخراجات ہیں۔ جو سارا سال کئے جاتے ہیں۔ اب تک ان اخراجات کا بیشتر حصہ پیشگی رقم لے کر کیا جاتا رہا ہے۔ اس توقع پر کہ رمضان المبارک کے مہینے میں زکوٰۃ کی رقوم وصول ہو جائیں گی۔

لہٰذا صاحبِ نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس شرعی فریضہ کی طرف جلد توجہ فرماویں۔ اگر ہمارے دوست اور ہماری بہنیں صحیح جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب افراد کو اپنے فضل سے مالی قربانی اور خدمتِ سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواستِ دعا خاکسار کی طبیعت کچھ روز سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ جملہ بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: غلام محمد احمدی اُندیال۔

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کار ڈیل

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE" فون نمبرز 23—1652 23—5222